

[illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

























[illegible]

لیسویق و ماذ شیر آتست فلاحه و صل خیف علیک الکفر ایس اگر ایک شخص کے پس منادی بیان اور برادران بیان ہوں اور وہ ایک نوٹری کی  
 امریکا اور وہ کہتے ہر ایک کو کی عداوت کرتے تو اس عداوت کو قبول کرے کہ خوف ہی ہو سیکرے قرآن میں نوٹریوں کے قتل پر کیسی ہی ہوں بہت  
 میں تو سالمہ سے کیا رہا ہر اس پر دلائی کہ ہر ایک کو قبول کرے کہ میں نہیں دلو اور اذ اللہ میرے قنائل اس اللہ اقل فی نفسی لا یتیم لانه مشن فرج  
 اور ایک اور نوٹری کے قتل کی عداوت کرتا ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 اور ہر ایک کو قبول کرے کہ میں نہیں دلو اور اذ اللہ میرے قنائل اس اللہ اقل فی نفسی لا یتیم لانه مشن فرج  
 کا قتل نہ ہو اور اس کی عداوت نہ ہو کہ وہ جو کہ عداوت کرتا ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 ہر ایک کو قبول کرے کہ میں نہیں دلو اور اذ اللہ میرے قنائل اس اللہ اقل فی نفسی لا یتیم لانه مشن فرج  
 سے حضرت نے فرمایا کہ تم کرنے والوں پر حرج نہ رکھو اگر تم اس سے کہتے ہو کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 سے حضرت نے فرمایا کہ تم کرنے والوں پر حرج نہ رکھو اگر تم اس سے کہتے ہو کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 سلیکھ غفرلک ولا تحمل لہ الشک لانه لا یحکم الا بالطلاق اور میری عداوت نہ ہو کہ وہ جو کہ عداوت کرتا ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 کا اور وہ نوٹریوں کا عداوت نہ ہو کہ وہ جو کہ عداوت کرتا ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 ظہر فیہ ایس کو کہ عداوت نہ ہو کہ وہ جو کہ عداوت کرتا ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 ایس کو کہ عداوت نہ ہو کہ وہ جو کہ عداوت کرتا ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 اور اس کی عداوت نہ ہو کہ وہ جو کہ عداوت کرتا ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 یعنی وہ کہ میری عداوت نہ ہو کہ وہ جو کہ عداوت کرتا ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 بالمشق الاولی اگر وہ عداوت نہ ہو کہ وہ جو کہ عداوت کرتا ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 درست دلی درست نہیں اس کو سوائ اور عداوت نہ ہو کہ وہ جو کہ عداوت کرتا ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 کہ میری عداوت نہ ہو کہ وہ جو کہ عداوت کرتا ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 فرج لیسویق و ماذ شیر آتست فلاحه و صل خیف علیک الکفر ایس اگر ایک شخص کے پس منادی بیان اور برادران بیان ہوں اور وہ ایک نوٹری کی  
 تو اس کو اور اس کے عداوت نہ ہو کہ وہ جو کہ عداوت کرتا ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 بخلاف میرا ایس کو کہ عداوت نہ ہو کہ وہ جو کہ عداوت کرتا ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 نوات السبک کا و لو نہ دیکھ امانہ او امر ولیدہ الحامل بعد حملہ قبل اقارہ بہ جائز انکا نفقہ لالی کالی فخر عن النبی شیخ ہر دو ما نکاح  
 کر دیا اگر دے ایس کو کہ عداوت نہ ہو کہ وہ جو کہ عداوت کرتا ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 اس کے عداوت نہ ہو کہ وہ جو کہ عداوت کرتا ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 کجانی محلی ملک میرے یعنی اگر ایک شخص کی نوٹری ہی کہ اس کے قتل میں ہا کر ہی ہی ہر اس کو دوسرے شخص سے نکاح کر دیا تو درست ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 حاملہ ہر اس کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے  
 ولا یتیم لانه مشن فرج لیسویق و ماذ شیر آتست فلاحه و صل خیف علیک الکفر ایس اگر ایک شخص کے پس منادی بیان اور برادران بیان ہوں اور وہ ایک نوٹری کی  
 کہ ہے تو نہ دیکھ امانہ او امر ولیدہ الحامل بعد حملہ قبل اقارہ بہ جائز انکا نفقہ لالی کالی فخر عن النبی شیخ ہر دو ما نکاح  
 بلکہ اس کے عداوت نہ ہو کہ وہ جو کہ عداوت کرتا ہر ایک کو قبول کرے کہ میں مان لو کہ اگر کسی نوٹری ہوں تو باز جو نوٹری کے قتل سے









[illegible]





























فساد و ابل سے بنا کہ ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 افضل ہیں فاعلم انہما سے میں نہیں بکثرت عالم کے کہ فی القستانی ہم بچند میں صریح ہے کہ عالم و سادہ و علویہ کا کونفین تو اس ردا سے  
 تفصیل فرماتے ہیں کہ ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 اور ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 نہیں بلکہ ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 مجتہد ہیں میں ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 صریحاً بالجماعہ الصلوٰۃ اور جب ہر سوال جو نہ پیش آتی کہ تو ہم جواب دیں گے کہ ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 صریحاً میں جو اہل الفنا و دی میں ہوں گے کہ اگر وہ بالفنا صریحاً میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 کہ کلام صریح ہے اور یہ سید کے نزدیک اسوہ طیبہ کا ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 فی ماریتہ الہی فی القرآن کفر اللہ فی فلا خیرہ بالجلال کا ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 للشافعی اور کا فون کا ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 الامیہ اور عقل کا ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 اور گندہ و ہندی و خلافت میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 ہر مائل کا نہیں و کلاً الصبیح کفر اللہ فی الامیہ اور کا فون کا ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 العادۃ ان لا یأخضروا عن الامیہ المہر لا الشفقۃ خدیقہ اور یہ سید کے نزدیک اسوہ طیبہ کا ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 کہنا فی الشرف سے نسبت ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 بین ایو یوں کا ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 بینہما دفعا للعار اور اگر کلام صریح ہے تو مائل ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 سبائی کرے قاضی و دوین و کوئی اقرض و اسوہ طیبہ کا ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 المسی اور اگر طلاق دی اسی صورت ذکرہ کو شوہر نے قبل تفریق دلی کے داخل ہو پہلے تو اسکو آنا مہر میں لگا دلو فرقہ الی  
 پہنچا قبل اللزخول فلا خیر لہا و ان بعدہ فلا خیر لہا المستحی اور اگر تفریق کر دی دلی کے دو فریق قبل دخول کے تو اسکا کچھ مہر نہیں اور اگر  
 بعد دخول کے تفریق ہوئی تو اسکو پورا مہر میں لگا دلو لوات احدہما قبل التفریق فلا یس للول المملکۃ یا تمام لا یتبع  
 الیساہ بالملک جن اہر الفتاویٰ اور یہ سید کے نزدیک اسوہ طیبہ کا ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 نہیں ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 متبعاً لہا لایہ امر ایک ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 کہ یہ کلام صریح نہیں میں اند نہیں اور یہ قول استحسن یعنی قیاس فحی ہے یہ روایت تھی میں ہے ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 کہ کلام کو لے کر ہر ایک کو قدرت ہو تو دلیل کہنے سے ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے  
 قولہما استحسن للفقہ و اختارہ ابو اللیثۃ اقر المصنف اور شرح محمد بن سید کہ قول صاحبین کا ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے

کہ یہ کلام صریح نہیں میں اند نہیں اور یہ قول استحسن یعنی قیاس فحی ہے یہ روایت تھی میں ہے ہر ایک میں ایک ہے بڑا بڑا اور بڑا کمال و جبر اور وجہ کی ظاہر سے انبیاء و قیام کے عالم اور بڑا کمال ہے کہ وہ اپنے





















[illegible]

سید محمد علی شریعتی

مر لیلیا تمام آواز مرد و دیکر میر و بنا جائے اور زوجہ جو زوج کو میر کیا اور کما است بائین ہو مگر کہ جو مستحق الاستبراء نہ ہو و بعد از نزع کو نہیں بجا  
لیکے غیر مستحق بجا پسبہ مستحق سے نفوذ کے عقود میں شلادیکر دے عورت سو نکاح و منہم پر جو اس کو ایس موجود تھے کیا پر زکوٰۃ تیار ہو کر کن  
درمون کو اپنے پاس رکھے اور ان کی مانند اور دم زدیکر دے اور ہر طرح بیع و غیرہ عقود میں نفوذ کی نفوذ میں نہیں و ان کو بقیتہ او  
قبضت نصبة و قبضت الکمل فی الصبر یا لاول و اولی و انقی و هو التصفی و فی الثانیة او وجبت عن الذل و التبعیہ و علیہ و اولی الذل  
قبل القبض او بعد و لا یصح فی الحصول المقصود و اگر اگر زوجہ سے مریدہ نکلیا یا نصف برقیہ کیا پر زوج کو سب پر نکلیا یا سبلی صورت میں یعنی  
قبض میں یا اگر اگر کہہ کیا یعنی نصف مکرور و دوسری صورت میں یعنی نصف مکرور کے قبضہ کر میں یا مکرور تھا بلکہ جس بھی اور زوجہ سے جس مکرور کی زوج  
جس کی جیسو کوئی صین کر یا وہ کہہ کر یا کہہ کر جس کے ذمہ پر فرض تھا قبل قبضہ کر کے جس مکرور کے جوہر او یا بعد قبضہ کر کے کو پر طلاق ہوئی  
عورت کو قبل و بعد کے توان کارورن سو ورت میں نصف مکرور یا پر زنا و دوسرے میں نہیں ہوتا بسبب حصول مقصود کے یعنی زوج کا حق بعد از نکاح  
پر کر نکلیا یا نصف علی ان لا یخرج جہا من البکارت و الا لا یقیم علیہا او نکلیا علی النکاح ان اقامہا و علی الغنای ان آخر جہا فاک  
و فی ہما شرطہ فی الصبر و لاول و اقامہ بھا فی الثانیة فلھا لاول و اقامہ بھا فلھا من البکارت و الا لا یقیم علیہا او نکلیا علی النکاح ان اقامہا و علی الغنای ان آخر جہا فاک  
شرطہ بقیہا و فی الثانیة تسمیہا لھا علی تقدیر و غیرہ علی تقدیر و الا لا یقیم علیہا او نکلیا علی النکاح ان اقامہا و علی الغنای ان آخر جہا فاک  
نکاح کیا عورت سے بعض پر زکوٰۃ و دم کے اس شرط پر کہ عورت کو شہر سے نکال لیا جائے اس شرط پر کہ اس عورت پر دوسر نکاح کر لیا جائے کیا  
عورت سے ہزار دم کے مکرور یا مکرور عورت کے شہر میں اور دوسر ہزار دم کے مکرور یا مکرور عورت کو اس کی شہر سے باہر لیا گیا اگر زوج نے شرط کو  
پر کیا یا سبلی صورت میں یعنی شہر سے باہر لیا گیا یا دوسر نکاح کیا اور دوسری صورت میں عورت کے شہر میں مقیم رہا عورت کو ہزار دم کا مکرور  
نسب راضی جو ہائے عورت کو تسمیہ مکرور تو بیان و دوسری میں ایک تو مکرور کا سین جو اسی شرط کے ساتھ جو عورت کو سفید سے دوسری صورت  
میکر تسمیہ مکرور یا ایک تقدیر پر اور اس کو دوسری تقدیر یعنی اقامت میں ہزار اور اخراج میں دوسر ہزار اور اگر شرط پوری نہ کی اہل صورت میں اور  
اقامت شہر کی دوسری صورت میں اور مشرک و جب جو کہ جو ہائے عورت کو ہونے عورت کو مکرور سمی پر سبب فوت ہونے صفیہ لکن اگر نکاح الماہر فی  
المسئلۃ الاخری حل الغنای و لا یقتضی عن الغنای اتفاقاً فقہا علی ذلک لیکن بشرط زیادہ نکلیا جائے و دوسر سے مسئلہ اخیر میں یعنی  
شرط ہوئی تھی کہ اقامت میں ہزار اور اخراج میں دوسر ہزار اور کم ہو گا مشرک ہزار سمی پر سبب متفق ہونے دوسر کے اگر یہ یعنی عورت راضی ہو چکی تھی  
دوسر ہزار حالت اخراج میں تو اس کو دوسر سے زیادہ دیکر کہ نہیں مثلاً مشرک ہزار سمی پر سبب متفق ہونے دوسر کے اگر یہ یعنی عورت راضی ہو چکی تھی  
تو ہزار سے کم دیکر ہزار کے اس مسئلہ مکرور راضی ہو چکا تھا ہزار ہر حالت اقامت میں کو حالت اخراج میں کو ہزار سے کم ہو کر کو موطا ہما  
قبل الدخول تنصبت المستحی فی المسئلۃ لیسقط الشرط و قال الشیطان حیجرت اور اگر طلاق دی عورت کو قبل و بعد کے تو  
آدم مکرور یا جائے و دوسر ہزار و اگر اس کو ہزار کے خلاف مال ذلک جہا علی الغنای ان کانت قبضت  
و علی الغنای ان کانت جمیلۃ فانہ یصح الشرطان اتفاقاً و الا یصح نقلاً عن الفقہاء مسئلہ سابقہ بخلاف جو کہ جب نکاح کیا عورت  
سے ہزار پر کہ یہ صورت جو اور دوسر ہزار پر اگر غیر صورت ہو تو شہر میں سمی پر سبب اتفاق امام اور صاحبین کے قول اصم میں رقیبہ جاتا  
کے اس مسئلہ کے بعد و دوسری صورت میں ایسی چیز نہیں کہ جس کی معرفت و شہر پر اور اس کی حصول اور عدم حصول میں تردد واقع ہو تو وہ  
شرطیں سمی ہون کی خلاف شرط اقامت اور اخراج کے کہ اس کا وجود اور عدم وجود تو عمل میں ہے ایسی شرط سمی نہیں بخلاف مال ذلک  
فی المہر و النکاح و الکثرة للثبوت و البکارت فانہا ان تبت بکارتہا لا یقل ولا یضم ثم انزل لایزاد علی الاکثر و لا یقتضی عن الاکثر





حلال بنصرہ عوام بنصرہ ساری کے قانون میں بنصرہ نہیں تو اگر جموں الحبش کا مہر نام لیا جاوے گا تو تیسرے فاسد اس وقت میں مہر مثل واجب ہوگا کہ انانی عاشقہ  
 الہدیٰ ووصلۃ العقبۃ فی ذماتنا الحبشہ فی ذمہ غلاموں میں متوسط ماوسہ زمانہ میں حبشی غلام سے ذہیر میں کہ اگر متوسط غلام ہوگا زمانہ میں  
 سہ سہی غلام سے اور اولیٰ ترکی اور اعلیٰ مہر کی اور مہر میں صاحب بکر الرق کے وقت میں حبشی متوسطہ اور اعلیٰ روحی اور اعلیٰ سہا وغیرہ  
 اعلیٰ اور اعلیٰ اور متوسطہ نام اعتبار رواج ہوگا کہ اور مہر زانیہ مختلف سے جو جس ملک میں ہو وہیں کے رواج کو اعتبار سے وان انھما  
 العدلیٰ بینہ والحق ان احدهما خیر منہما العبدۃ عند الامام ان ساقی افکہ ای عشرۃ صلاہم ولا یقبل فی النکاح الا ان  
 المسیحی وان قل عینہ من النسل اور اگر مہر مقرر کیا زوج نے زوجہ کا و غلام کو اور صلاۃ ایک دن دو دن میں کا حصے تو بکر عورت کا وہی ایک  
 غلام ہوگا نہ دیک نام غلام کے بشرطیکہ برابر ہو اس غلام کی قیمت اقل مہر سے یعنی دس درہم سے اور اگر اس غلام کی قیمت دس درہم سے کم ہو  
 تو برابر کر دیا جائیگا عورت کو وسط دس درہم کو مثلاً اگر غلام سات درہم کا تھا تو تین درہم دیکر عشرہ پر کر دیا جائیگا اسو بطور کہ وجوب مہر سہی کا اگر سہ  
 کتر بر اقل مہر سے مانع ہو وجوب مہر مثل کا عند المالک فی النکاح عندنا ویرثہ الکمل کمالی استثنیٰ احادہا اور دیک اور یہ مسک  
 عورت کی قیمت حرکت کی لیگی اگر غلام ہوا یعنی جب وہ غلام کا مہر مقرر ہوا اور ایک اوسین حرکت کا مہر عورت اس غلام کو لیگی اور حرکت کی قیمت لیگی  
 اس طرح کہ حرکت کے درمیت غلام ہو تو جو قیمت ہو سکتی وہی قیمت زوج سے طلب کیگی اور دس کی اول کو زوج دی سے کمال لے جائیگا نہ وہ غلاموں  
 میں سے اگر ایک غلام غیر ثابت ہو تو عورت غیر کے غلام کی قیمت پارگی کی بطور ایک کے مہر نہیں بھی اوسکو قیمت لیگی ویجب ہونا المثل فی نکاح  
 فاسد وهو الذی فقد شرطاً من شرط النکاح فکشفہ اور وجوب مہر مثل نکاح فاسد میں نکاح فاسد وہ جس میں کوئی شرط شرط  
 نہایت نکاح سے مستفود ہو چنانچہ گواہ نہون یعنی دون گواہوں کے زوجین نے نکاح اور قبول کر لیا یا خدا اور رسول کو گواہ قرار دیا یا بیعت  
 صحیح نہیں فاسد ہو اور یہ بطور وہ جنوں سے ساتھی نکاح کیا یا ایک بہن کی عدت میں دوسری بہن سے نکاح کرنا یا عدت والی عدت میں نکاح کرنا یا  
 باجموں عورت سے جو تھے عورت کی عدت میں نکاح کرنا یا کوئی سے نکاح کرنا جو یہ سب قسین نکاح کی فاسد ہیں اسو بطور کہ عورت نکاح کی کہین  
 شرط نہیں بالوطی فی النکاح لا یقبل الا بغير کمالی وکمالی مہر مثل واجب ہونا جو نکاح فاسد میں فج میں جماع کرنے سے نہیں وجوب ہونا مہر مثل  
 بدون وطی کے مانند خلوت کے یعنی بیا خلوت کو نکاح صحیح میں مہر واجب ہونا جو نکاح فاسد میں خلوت سے مہر واجب نہیں ہونا سبب حرام ہو  
 وطی عورت کو کہین نکاح فاسد میں جماع عورت کا حرام ہے تو جو دافع شرعی سے خلوت صحیحہ نہوی اسو بطور خلوت کا حکم مقام وطی کے نہیں ہو سکتی  
 اختلاف نکاح صحیح کے اور وطی میں شرط صحیحہ کہ وطی فی النکاح ہو تو وطی فی الذریعہ نکاح فاسد میں نہیں وجوب ہونا کہ انی حاشیۃ الطحاوی  
 ولا یرکبہ ولا یقبل الا بغير کمالی وکمالی مہر مثل واجب ہونا جو نکاح فاسد میں فج میں جماع کرنے سے نہیں وجوب ہونا مہر مثل  
 بالکمالی وکمالی اور مہر مثل دیا ہو گیا یا نکاح مہر سہی پر بیا یعنی ہوجانے عورت کے کی مہر ہوا اور اگر مہر مثل کم ہوگا مہر سہی سے تو بھی مہر مثل ہی لازم  
 ہوگا نہ مہر سہی سبب فاسد ہوجانے تیسرے مہر کے فساد عقد سے اور اگر نکاح فاسد میں نام نہ لیا یا مہر سہی ہوا لیکن اوسکی مقدار جموں اور  
 اسو بطور ہوگی تو مہر مثل ہی لازم آوے گا کہنا ہی کہین ہوم نکاح فاسد میں اگر مہر مثل کم ہوگا مہر سہی سے تو مہر مثل ہی واجب ہوگا اگرچہ وہن درہم سے  
 بھی کہ بوشلا باچہ دم کا مہر مثل ہو تو بھی دیا ہوگا بخلاف نکاح صحیح کے کہ جب اوسین مہر مثل واجب ہوگا اور کم ہوگا مہر سہی سے تو دس درہم  
 ہووے کہو یا دین کے لیکن اگر نکاح فاسد حرم سے ہوا تو مہر مثل واجب ہوگا کہنا ہی کہین ہونا اگرچہ مہر سہی سے بھی زیادہ ہو جائیگا کافی ناشیہ  
 الہدیٰ والصلوۃ وریثۃ لکل واحد منہما فسخہ ولو بعد فسخ من صاحبہ دخل بها واولا فی الاصل حرم من المعصیۃ  
 فلا کیا فی زوجہ بالخیب علی القاضی التفریق بینہما اور ثابت ہو وادعہ کو زوجین سے فسخ کر دیا نکاح فاسد کا اگر بہ بدون حاضر مہر  
 ایتر ساتھی کے ہو تو وطی کی ہو عورت سے یا نہ کی ہو قول اصح میں ہوا وادعہ کو فسخ کا اختیار ہے لکھا ہو سکتی کہ اسو بطور اسو بطور عید فاسد کا کہ نکاح

















شرعت کے حکم کے تحت اور اگر عورت اور مرد کا کچھ کر لیا تو حرم کا پیر لیا سلطان حسین خاں وہ دونوں ساتھ کہنے سے ہون یا علیحدہ اور اگر عورت نکاح سے  
 انکار کیا تو وہ کوئی چیز لینا چاہی تو اگر عورت کو دیا جو اگر عورت کو ساقہ کما فی جو تو طلاق پیر سنا میں خواہ نکاح کیا ہو یا نکاح کرنا یا جو من العادہ فی  
 فیہ عن الشیخ جلال الدین ابن تہمین جیسا کہ وہ مسئلہ کا ذکر لکھتا ہے الا سیدہ اذ منہا کلا لایردہ بعدہ اذ منہا کلا ذلک فی حقہ بل یخص بہ وہ وہ  
 اور جو اراکین میں سے منقول ہے بپنے بی بی کو جو چیز دیا اور اس کے قبضہ میں کر دیا تو اس کے پیر لینا اور اس میں بی بی اور بی بی کے وارثوں کو نہیں دینا چاہیے اگر  
 بی بی کو چیز تسلیم کر کے بپنے بی بی میں کچھ اس چیز کی ملکیت میں کو مخصوص ہوگی اور اسی پر غور ہو اور جو چیز تسلیم میں کیا تو بپنے کے سنا جو اس کو تسلیم کر لیا  
 بدون تسلیم کے تمام نہیں ہوتی اور یہ طبع اگر حرم الموت میں بپنے چیز تسلیم کیا تو وہ وصیت ہوگی اور وصیت وارث کے حق میں درست نہیں کہ کلا لایردہ اذ منہا  
 لکھا فی جعہ ہا کہ بوالجلیہ اور یہ طبع استر واد مرگا اگر بپنے چیز قبول لیا سفیر بی بی کو بپنے کذا فی الہدایہ اس صورت میں تسلیم کی حاجت نہیں کہ اگر  
 باپ کا قبضہ نہ تھا نامہ سفیر کے قبضہ کے و الجلیہ ان فیہ من عند التسلیم لیکھا انہ انما تسلیم کذا فیہ اور حیدر پور کا کچھ بی بی کو گواہ کرے باپ بی بی کے  
 چیز بی بی کے وقت اس پر کہ چیز کو بپنے عاریت بی بی سے دیا وہ حوط ان یشترکہ منہا فی ثبوتہ درہم اور زیادہ ہر چہا واسیہ استر واد میں  
 یہ ہے کہ باپ چیز کو بی بی سے سول پر بی بی قیامت سے ہر ار کے کذا فی الدرر اذ اهل المرأۃ شیئا عند التسلیم فلا یجوز ان یسترد کلا لایردہ  
 زوجہ کے لوگوں نے کچھ لیا تسلیم نہ کیا کیونکہ شلا ہا بی بی نے بدون مئے خصت کیا تو زوج اور کو پیر لے سنا جو اس کو کچھ دینا درست ہو چھینا لایردہ تم  
 اذ علی اعداء قد اکتھا عاریۃ زکات ہی تملیک اذ قال ابن جریر ذلک بعد صحتها لایردہ منہ وقال الالبانی او وثبتہ بعدہ عاریۃ فی النکاح  
 ان المقلد للزوج ولہا اذ کان العرف مستحباً ان الالبانی ینقل مثلاً جوازاً لاجارۃ چیز دینی بی بی کو بپنے عاریت کیا کہ اس کو تو عاریت  
 عی و بی بی سے لے کر کہ وہ ملک ہو یا زوج نہیں کیونکہ کما ہر مئے زوج کے لاکہ چیز کا وارث ہو اور بپنے یا اس کے وارثوں نے اس کو بی بی کو بعد کما ہر  
 سے تو قول بی بی کا مسترد ہوگا جب رواج دینی عاریت ہو کہ باپ اتنا مال چیز میں دیا کہ جو نہ بطور عاریت دیا مانا کا ت مسترد ہوگا کہ میں  
 والشام فالقول لایردہ کما لو کان اکثر مساکینہ مثلاً اور اگر رواج مشترک ہو میں عضو چیز بی بی ہوں اور بپنے عاریت تو قول باپ کا مسترد  
 ہوگا چنانچہ اگر چیز زیادہ تو ہے اور میں جو اس میں عی و عورت کو لکھا کہ بی بی رواج سے چیز زیادہ تو دیا تو اس رواج کی نایابی میں باپ کا قول مسترد ہوگا  
 والاکم کلا لایردہ فی حقہ ہا کلا لایردہ الصبیحۃ تشرح و صبا کیہ اور ماثل باپ کے بی بی کے چیز میں اور یہ طبع سفیر کا لایردہ فی شرم البیانیۃ  
 یعنی اگر اس نے سفیر تسلیم کر دیا تو مسترد نہیں کر سکتی اور عی و عاریت میں ماوروی سفیر کا وہی حکم ہے جو باپ کا حکم معلوم ہوا و استخفاف النہی  
 تبعاً لقاضی ان الالبانی کان من الاشراف لولعل قولہ انہ عاریۃ اور حسن ما سے نہ الفائق من قاضی خان کی پرستی کچھ کہ اگر باپ  
 ارشاد میں ہے تو اس کا کچھ قول قبول ہوگا کہ چیز عاریت ہو و لو کففت فی حقہ ہا کلا لایردہ اشیا من امینۃ لایردہ بپنے عاریت جاری  
 سا کہ اذ ذلک الالزیج فلیس بالاجبان لیس ذلک من ابنتہ لکھا فی العنقبہ اور اگر اس نے بی بی کے ہیز میں کو چیز میں دینا باپ  
 اسباب سے اس کو حضور اور نسبت میں اور وہ ساکت رہا اور بی بی زوج کے گھر چلی گئی تو باپ کو نہیں دینا چاہی کہ اس پر بی بی کے بی بی سے سبب  
 جاری ہوئے رواج کے اس پر بی بی مروج ہیں کہ باپ دینا کو پیر سپرد کرنا سے و کلا لایردہ انفق کلام فی جہان ہا کہ میں معاذک لایردہ کلا لایردہ  
 الا کم وھما من المسائل السبع والثلثین بل الثمان واربعین علی باقی ذوالاھل الجواہر اللی السیاسی فیہا کلا لایردہ اور یہ طبع اگر زوج کیا  
 لے بی بی کے چیز میں اور مستحب کی عادت ہو اور باپ ساکت ہو تو باپ بے زبان نہیں اور یہ دوسرے اور یہ سبب تسلیم کیا کہ اگر اس میں سلوک میں بی بی چیز  
 سکرت براہ نظر میں ہے کہ کذا فی ذوالاھل الجواہر **فروع** ساکن لفظہ شارح کے لوزن الیہ بلا جہا یلیق بہ فہا مطلقۃ لایردہ لکن قبضہ  
 اگر بی بی لگتی زوج کی ملک میں بدون اس وجہ کے جلائی جو زوج کے تو زوج کو جائز ہو مطالعہ باپ کا فائدہ میں کہ کذا فی القنیۃ کچھ حکم اور میں کہ  
 مخصوص ہے جہا عادت ہو کہ ولی زوجہ کا زوج کو کچھ نقد لینا جو کچھ کے سالانہ کے دہلی پر کچھ سالانہ زوج کا تیار کرنا ہو اور کچھ زوجہ کا تو بی بی





































































































[illegible]

[illegible]







تکالیف متاخر بر دو ہند رک کی تیسرے کے جب لغو ہو اید قول کہ نفی بائن اذلت باوجود صحت نیز شک اذلت باوجود طلاق یا نہ بایں کے بھی جی ہو  
 توضیح قول کہ انت طالق علی انی لا زوجہ لے علیک اگر جی ہو تو کیا یہ ہے بلکہ اس کا جی ہوا طریق اولیٰ ہے اسوہلو کہ میں صحت منیت کی نہیں لگا  
 تیسرے صاحب ہدایہ کی اس ہند رک کے مخالف ہے کہ جب طلاق موقوف شدت اور زناوت کہ ہو جی تو طلاق بائن واقع ہوئی ہے کہ نفی جاریتہ ادرستہ  
 اولد اقول ان دخلت الدار فکذا اقر قبل دخول الدار قال جعلته بائنا ان لا یصح لعموم وقوع الطلاق علیہ کہ انت ہی اور  
 اسوہلو کہ اگر کہ اگر تو گریں نہ داخل ہوگی تو طلاق سے پہلے نہ ہوئے حرکت کہ میں نے زوج سے کہا کہ میں نے اس طلاق کو اپنے ہاتھ میں طلاق قرار دیا  
 تو یہ صحیح ہوگا بسببہ واقع ہونے طلاق کے عورت پر یعنی ہنوز طلاق معلق واقع نہیں ہوا اسکو بائن وغیرہ قرار دینا کہ تو کہ صحیح ہوگا کہ انتہ قول البرزانیہ  
 صحیح ہے کہ کہ لغو صفت کا موقوف پر اس مسئلہ میں البتہ ثابت ہو طلاق مسلسلہ سابقہ کے وشفادۃ وقوع الطلاق الی جی فی حق ہی تو جی جی  
 علیک فانت طالق طلاقہ تمکینک بھاقتک اذ غاکہ مسوا و اکتب بائن کو الوصف لا یشیخ الموصوف کذا اختار المصنف  
 ہذا وفی الکتاب یا بئیت تعلیل برزنی سے ثابت ہوا جو قوم طلاق رجعی اس قول میں کہ جب میں تیرا زور در رکن خارج کر دین تو طلاق ہے ایسی طلاق کہ  
 کہ مالک برعاستہ توبسبب اکر کو اپنی ذات کی اسوہلو کہ غایت مضمون اس قول کا صحیح ہو کہ یہ برابر ہی انت بائن کے اور حالانکہ انت بائن سے بھی طلاق  
 جی واقع ہوئی ہے اسوہلو کہ صفت صفت نہیں کرتی موقوف پر اسوہلو کہ صفت صفت نہیں کرتی جی نہیں میں بائن اور کئی طلاق میں جی اختلاف اسوہلو کہ  
 اذکر انی الطلاق بالثناء المشاء من فوقی فانیہ یقیم بہ التثلیث ولا یکرر فی ارادۃ الموصوف کذا خلافت الفاضل سابعہ کہ یہ بھی قول  
 کہ تو طلاق ہے اکثر طلاق کہ لفظ اکر کا تا و مشاء فانیہ سے اس قول میں سو میں طلاق اس قول سے واقع ہوگی اور قائل کی تصدیق دلائل میں نہ ہوگی  
 ایک طلاق کی نیت میں ہم دو امر عرب بالفعل بجای اکثر ثناء و شلثہ کے اکر تا و مشاء فانیہ برہنی بن تحریف کے مصنف تصدیق کہ یہی کہ عورت اور  
 غیر موقوف بین طلاق واقع ہو میں کیا ہے اسوہلو کہ طلاق کا ماحرث پر جو اسباق میں تصدیق ہوگی کے الفاضل محرف سے بھی طلاق واقع ہوگی  
 سے کا قول اکثر الطلاق اذ انت طالق جی ہذا او لوقی او لا قلیل ولا کثیر قلت کذا فی المختار کا فی الجہا چنانچہ ارادہ ایک طلاق  
 کی دلائل میں تصدیق نہ ہوگی اگر یوں کہ لگا کہ تو طلاق ہے اکثر طلاق کہ اکثر ثناء و شلثہ سے بائن کے کہ تو طلاق میں چند بار یا زارون بار یوں کے  
 کہ تو طلاق ہے ذلیل کثیر قرآن اقول میں تیرا طلاق واقع ہوگی یا بر قول فانیہ کے کہ نفی الجور ہم لفظ مردار میں تیرا طلاق ہوگی اسوہلو کہ  
 میں سے اور قائل جمع تین میں اور لفظ الوف تین میں بھی تیرا طلاق ہوگی اور زناوتی لغو ہوگی اسوہلو کہ متساوی طلاق تین میں اور لا قلیل میں اور اکثر  
 میں تین طلاق اسوہلو کہ جب تا اسے کہ لا قلیل تو معلوم ہوا کہ طلاق کثیر کا ارادہ کیا اور کثیر تین میں بعد اسکو کہا اسوہلو کہ لا کثیر تو اس میں  
 کوام ضابطہ کی نفی ہو جی تو مقبول نہ ہوگی اور مضمون ہے تھا کہ لا قلیل اور اکثر تین دو بار طلاق واقع ہوگی اسوہلو کہ لا قلیل سے ایک طلاق کی نفی ہوگی  
 اسوہلو کہ قیل طلاق ایک ہو اور لا کثیر سے تین طلاق کی نفی ہو جی اسوہلو کہ اکثر تین میں تیرا طلاق ثابت ہو جی اور طلاق سے اسی قول کہ پسند  
 کیا ہے کہ نفی حاشیہ الدی ولو قال اقل الطلاق فواحدہ اور اگر کہ کہ کچھ کہ طلاق ہے تو ایک طلاق واقع ہوگی اسوہلو کہ اقل طلاق ایک ہے  
 اور طبر اس کلام کا صحیح ہے کہ طلاق جی ہو اسوہلو کہ جی اقل ہے اگر سے کہ نفی جاریتہ الطلاقہ و لوقی قال حاکمۃ الطلاق او اجماعہ او کئی بائن معنہ  
 اول ذکر التثلیث اور کثیر الطلاق فی ذلک اور اگر کہ کہ تو مطلقہ سے عام طلاق کہ لا کثیر جو طلاق ہے یا کچھ دو رک کی طلاق سے یعنی دو رک  
 یا کچھ طلاق ہے اکثر التثلیث یا کچھ کثیر الطلاق ہے قرآن اقول میں دو بار طلاق واقع ہوگی ہم عام طلاق میں دو بار طلاق اسوہلو کہ عامہ یعنی  
 غالب کے کثیر استعمال ہے اور غالب طلاق دو میں اور اقل طلاق میں محض تین ہے تھا کہ لفظ اجل بیان تحریف کا تین سے بھی اسوہلو کہ بحر البان  
 میں بل الطلاق سے بعض جم و کثیر و لام ادویل معنی اسوہلو کہ اور اکثر تین میں دو اسوہلو کہ میں کہ لکڑ کا صفت ہوا اور کثیر افراد  
 کے دو میں کا نفی عامۃ الطلاق خلاف اکثر الطلاق کے کہ دان میں مراد میں اسوہلو کہ اکثر صفت جہاں جنس کے اور کثیر الطلاق میں دو ہوا ہوگی







را اور نہ بیچ اپنی زودیک کا وارث ہوگا شایع سے لفظ نماز کا زیادہ کر کے ہمارے کہ اگر نماز لفظ کے بھی صورت مری گی تو طلاق نہ واقع ہوگی واما اگر لفظ  
 او اخذاً احدہ قسۃ قبل ذکر العدة وقسم واحدة عما اذا الصیغة لا ان الوقوع بلفظہ لا بقتضیہ اور اگر مرگیا زمین یا کسی نے اس کا شہید کیا یا  
 ذکر عدو کے تو ایک طلاق واقع ہوگی تاہم اگر لفظ طلاق کے اس پہلو کو جب عدو نہ کرے تو اس طلاق واقعی رو گیا اور اگر بیعت یا بیعت ہو چکا ہو کہ در صورت عدم  
 ذکر عدو تو طلاق کا مینہ سے ہوتا ہے اور یہ نہیں کہ عدو سے ہے وقرع طلاق کو سہل سمجھئے اس پہلو کو کہ وقوع طلاق کا لفظ عدو سے ہوتا ہے اور اس کو قسم  
 لگائیے بدون لفظ کے ولو قال لغيري الم طلاقاً او انت طالقاً او واحدة واحدة بالعلم او قبل واحدة واحدة او بعدھا واحدة او بعدھا واحدة یا شئت و  
 لا تخلفھا الثانية لعدم الولاية اور اگر کہنا زودیک غیر عدو کے تو طلاق ہو گیا اور ایک بار یعنی دو بار طلاق ہو گیا کہ تو طلاق ہو گیا کہ ایک بار قبل ایک بار  
 کے یا یوں کہ کہ ایک طلاق ایسی ہے جس کے بعد ایک اور طلاق ہو تو ان تینوں صورتوں میں ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور دوسری طلاق اور اس کو  
 خلاص ہو گیا جب شہید عدو غیر عدو کے و انت طالق واحدة بعد واحدة او قبلھا واحدة او مع واحدة او معھا واحدة یا شئت یا شئت یا شئت  
 آیت معنی دفعہ ہا ہول لنا الثاني و اما الثاني اقترانا لا لا يقع في المأخذ يقع في الحال اور اس کلام میں کہ تو طلاق ہے ایک بار بعد ایک بار  
 یا یوں کہ کہ تو طلاق ہے ایک بار جب قبل ایک طلاق ہے تو طلاق ہے ایک بار ساتھ ایک طلاق کے یا جبکہ ایک طلاق ہو چکا ہے ساتھ ایک اور طلاق ہے وہاں طلاق  
 واقع ہوگی ان مشاؤون میں اور تا حد تک یہ ہے کہ جب طلاق واقع ہوئی اول لفظ سے تو دوسرا لفظ ہو گا چنانچہ انت طالق واحدة واحدة او بعد واحدة او بعد  
 او بعد واحدة میں تو طلاق واقع ہوئی ثانی لفظ سے چنانچہ دو طلاق ہو گئی شالون میں تو اول او ثانی تو دو مستقل ہو جاوے گی اس پہلو کہ لفظ میں آیت  
 الواقع فی الحال ہے یعنی زمانہ میں ہی طلاق واقع کرنا مقصور نہیں تو فی الحال واقع ہوگی تو گویا دو طلاق وقوع واقع ہو چکیں یہ تفسیر جاری ہے کہ قبلت  
 اور بعدیت میں اور بعدیت میں تو اس اقتران علت ہے وقیم بابت طالع واحد او واحد ان دخلت الارض فانت لودخلت لتعلم ما بالان  
 دفعۃ اور واقع ہوئی میں اس قول کے کہ جبکہ ایک طلاق اور ایک طلاق ہے اگر تو گھر میں داخل ہوئی اور طلاق میں سبب تعلق ہے تو طلاق کے شرط  
 سے یکبارگی اور مستقل نزدیک وجود شرط کے مثل مجرکہ ہو وقیم واحد ان قدم الشتر لان المعنى كما لا يخفى اور واقع ہوگی ایک طلاق اگر شرط مقف  
 ہو مشروط یعنی اگر یوں ہو کہ ان دخلت الارض طالق واحدة واحدة تو ایک ہی طلاق واقع ہوگی اور تا حد تک اس میں نزدیک وجود شرط کے  
 اندر مجرکہ کے وقیم فی المعطوف قد نثبت ان فی کلھا الوجود الیحدۃ اور واقع ہوگی زودیک عدو کے حق میں دو طلاق سبب الکی شالون میں سبب مجرکہ ہو  
 عدت کے یعنی ایک طلاق غالب بقاہ نکاح میں ہوگی اور دوسری عدت میں بکلاف غیر عدو کے کہ اس کی طلاق میں عدت نہیں تو طلاق ثانی کے وقوع کو یہ  
 عمل باقی نہیں ومن مسائل قبل وبعد ما قبل مشعر وما يقول الفقهاء ايده الله فلا نال عنه الا حشاشاً في فقهنا في الطلاق  
 بشعره قبل ما قبل قبله زمانه ونبشعر في ثمانية اوقافه اور مسائل قبل اور بعد سے دفعہ جو بعد میں کہ اس کی طلاق میں عدت نہیں تو طلاق ثانی کے وقوع کو یہ  
 اور فقہانی اس کی اور اس کے اندر مشعر اوس فقہ جیسے نزدیک احسان اور کہہ ہمارا ہوا اوس جواب کے مقدمہ میں کہ اوس نے طلاق تعلق کی اور مینہ پر جس کو  
 بابت تعلق قبل رمضان سے جواب اس سوال کا ہے کہ وہ مینہ خوال کا ہو اور ہم دفعہ آخر طلع پر پڑا گیا ہے قبل وجہ یہ کہ قبل ما قبل قبل رمضان  
 دوسری وجہ یہ کہ قبل ما قبل قبل رمضان جیسری یہ کہ قبل ما قبل بعد رمضان جو معنی یہ کہ بعد ما قبل قبل رمضان یا مجرکہ بعد بعد رمضان  
 چہمیں یہ کہ بعد ما قبل بعد رمضان ساتویں یہ کہ بعد ما قبل قبل رمضان آٹھویں یہ کہ قبل ما قبل بعد رمضان فیقہم تحقیق بقاہ فی ذی الحجۃ تو  
 طلاق واقع ہوگی صرف قبل کی تین نظروں سے ذی الحجۃ کہ مینہ میں چنانچہ پہلی وجہ میں ہے اس پہلو کہ پہلی ذی الحجۃ کی ذی الحجۃ ہے اور اس کو قبل  
 انوار ہے اور اس کو قبل رمضان سے تو رمضان قبل قبل قبل انوار فی تحقیق بقاہ فی ذی الحجۃ اور واقع ہوگی طلاق صرف بعد کی تین نظروں سے  
 انوار ذی الحجۃ میں چنانچہ یا مجرکہ یا مجرکہ یا ذی الحجۃ کے جواب اور بعد جبکہ شعبان ہو اور بعد شعبان کے رمضان ہو تو رمضان  
 بعد بعد مجرکہ یا ذی الحجۃ اور اس کا اواخر فی سوال ونبشعر کذا لث فی شعبان لا نعاء الطلاق فیقبل قبله وبعد ما مضى اور ذی الحجۃ























اور اندر سئل کے جو حسنات و خصال اول زوجہ سے تھا کہ لگو طلاق بائن جو کل پر اور کو آج ہی طلاق بائن می پر جب در امرین آدیکا تو دوسری طلاق بائن  
واقع ہوئی بیا نہانہ جو سائیکہ اسو سیکو مصنفات بھی بیا نہانہ سائیکہ تیرشین پر کسانہ فی الجحش عن الوہابین انہ بائن خایہ مکملہ  
کان ان یخیر <sup>المرأی</sup> التیة اور بحر الاثنین میں جو دوسرا نہی سو کہ انت بائن کیے کناہ جو طلاق سے خواہ مسلن ہو خواہ غیر تو نفل بائن کا حق جو میت  
کی طرف اس قول سوش سے ہستہ لیا کہ لفظ بائن میں نیت کہ ضروری ہوں نیت کے طلاق نہ ہوگی و قول قال ان دخلت الدار فانت بائن کا  
مخر قال ان کانت ذی ذی فانت بائن مخر دخلت الدار کانت ثم کلمت یقیم استری ذخیرہ اور اگر زوجہ نے دوسرا سو کہ اگر دوسرا میں داخل  
ہوئی تو تو بائن جو پر کما اگر تو دوسرا ہو گئی تو بائن جو پر دوسرا گرین داخل ہوئی تو لفظ بائن میں جو پر دوسرا ہو گئی تو دوسری طلاق بائن کا حق جو میت  
اور غیر وہی مثال جو دوسری بائن کی و فی الذی الذی ان فعلت کذا غل ان الله عز وجل انما علم قال کذا لانت کا حق جو میت فعل احد ہا بائن کذا  
لو فعل الشافی علی الکشیہ فیلین ط اور ذی الذی میں جو کہ نہ ہونے تھا کہ اگر میں ایسا کر دیتی تو مثلاً اگر شراب پیوں تو اس کا محال مجہر حرام جو پر ط  
دوسرا امر کو مسلک کہ یعنی مثلاً اگر میں ترک مسکن کر دین تو طلاق نہ کا مجہر حرام جو پر دوسرا کے کوئی اور دن دوسرا سو کہ یا تو اسکی عورت بیا بیا  
طلاق بائن پڑی اسد سیر ط اگر دوسرا امر کیا تو دوسری طلاق واقع ہو گئی یا تو قبل ہر شے کے سو کہ یا د رکنا چاہو قیداً بالقبلیہ یا نہ لی اناھا  
اور کافر اخصاف السابق اور علقہ لہو صیغہ کثیرہ بداییم منصفہ تنقید کیا مسلن کو قبولیت کہ سو کہ اگر عورت کو طلاق بائن دیا گیا ہر مصنفات لگا  
بائن یا معنی کو تو صمیم ہوگا مثل تخریر بائن کے کہ انی ابدع منی حبیب بائن یا تعلیق بائن بعد بائن کے صمیم نہیں لیسو کہ تعلیق اور اخصاف بائن کے ہست  
خنین و شین کئی کافی الذی الذی قال کل امر آتہ طلاق لم یقع علی الخیلة اور اس کا عہد سو کہ طلاق میریم بائن کو لاحق ہوتی جو وہ رویت جو  
برازین میں جو مستحق جو کہ کما روئے جو کہ جہت کہ اسکی جو وہ طالق جو تو حیدہ طلاق واقع ہو گئی مثلاً یعنی عورت جو طلاق دے اس کے واقع ہوئی  
اسو سیکو کہ میریم بائن کو اس وقت لاحق ہوتی جو جب کہ عورت کی طرف خطاب ہو طلاق کا یا اقرار جو اسکی طرف اور بیان نہ خطاب ہو نہ اشارہ نہ یا اشارہ  
المرئی و قول قال ان فعلت کذا اواخر انہ لہ الوتیع علی مکتبہ البائت اور اگر کما کہ اگر میں ایسا کر دیتی تو کما کما ہست سو کہ طلاق تو واقع ہوئی  
مستند بائن چارو سیکو کہ بائن جو کما ہوتا سو تو وہ اسکی عورت نہی ملا وہ اسکو خطاب اشارہ بیان بھی نہیں دیکھنا کل ماقولہ کلا اخرج  
لا بائنا مہ مشاہدہ الخ اذا علقہ من قبلہ جلا بکل امر آتہ و قد حکمہ و طلقہ الخ ہست بعد الوتیع اور میریم بائن جو میں بائن میں بائن  
تمام حق کی صورت میں المستفی اور عدم حق کی صورت میں المستفی یعنی طلاق میریم اور بائن کی ہر صورت کو حق کو جائز رکھتا ہے بائن کے حق کو  
مستند بائن کے جو کہ کہ تو انہی کی ہر بائن کی قبل بائن کے یعنی اس صورت میں بائن لاحق ہوگی بائن مسود میریم بعد بائن کے لاحق ہوتی جو کما اس  
میں لگا کر بائن لگا کر اور کما اول لگا کر اور طلاق میریم جو بعد حکم کے لاحق کیا تو میریم طلاق میریم بعد بائن کے لاحق ہوگی اور بعد و خنون میں مصرم  
اول یوں جو کما آجہا بائن مشاہدہ یعنی ہر کوئی کو جائز جان نہ بائن بعد بائن کے کل فرقہ بھی فقہ میں کل وجہ جو اسلام و کما میریم طلاق و  
خیار بائن جو علقہ یا یقیم الطلاق فی حق لہا مطلقاً جو جدا لیا کہ وہ فقہ تمام جو ہر طریم جو سب مسلمان ہر دوسرے میں جو کہ یا د و ہر عورت کا  
اور در الحرب بائن ماکرنا اور خیالہ و کما عورت یا مرد کو یا خیار عین عورت کا تو نہ واقع ہوگی طلاق کما کہ میں مطلقانہ طلاق میریم نہ بائن یا غیر تو مسلن  
نہ وہ مدت میریم ہر نوہ ہر میں سے کہ ذی حاشیہ المرئی و کل فرقہ بھی طلاق یقیم الطلاق فی حلالہ علی ما لکنا اور جو عورت کا کہ طلاق  
جو کہ واقع ہوگی طلاق اسکی مدت میں اور طریم جو واقع ہوگی جب کہ ہر بائن کی بائن یا غیر جو حق الصریح الی اخرہ فروم مسئلہ شامہ کے  
انما یجوز الطلاق لمعدنہ الطلاق انما لمعدنہ لہو علی ذیہنہ فلا یقیم احد لاصحہ طلاق تو اس صورت کو لاحق ہوتی جو جو طلاق کی مدت  
میں جو عورت کہ سب و طریم شامہ کے مدت میں جو اسکو طلاق میں لاحق ہوتی کہ ذی الخلاصہ میریم طریم تمام کا عہدہ لہو می جب کہ انرا سو بائن  
تو اسکی مدت میں بھی طلاق میں لاحق ہوتی کہ ذی حاشیہ المرئی و فی الفتویہ مخر کہ لہو طلاق بائن کما لہو طلاق بائن کما لہو طلاق

























[illegible]









[illegible]

[illegible]

[illegible]



























[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]



[illegible]









[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

















[illegible]











































[illegible]

















کہ انکار و قتل میں مشغول نہ ہوں۔ اسی اللہ تعالیٰ نے مطلقاً کیا اور طاعت ادا کرنا اور ناسیاً کا فی الحاضر وغیرہ وقت میں ادا کرنا الیکل العین لکے۔ اگر کسی نے  
 القہصہ فی ما یجالیفہ فقہانہ اور علی کریم طہار والی عورت کو نہ سیر کرے کہ بیاہن کو یا قصد یا سوا کے چاہے پھر طلاق صریح ہو تو اور غیر میں اور قید لگانا  
 ابن ملک کا وظیفہ میں ساتھ ہر کے غلط جو معین ہو چکا ہے ملک سے کہا ہے کہ اگر رات کو خدا وظیفہ کرے تو سفر گذارے جو اور سوا سفر میں ہر کوئی غلط ہو چکا ہے  
 عدا اور سوا سوا مطلقاً سفر سے اور جن کتاب میں علی کریم قید ہو تو قاضی قید ہے۔ آخر ان کی کافی شرم الجمع اور غایۃ البیان اور غنیۃ میں ہر کوئی  
 کہ قید قید لگانا ہی ہو کہ انی البیوار ان لیکن شرح قضا میں وہ قول ہو جو مخالف ہو جو اگر ان کے تو جو در و درہما اختیار کیا ہے کہ اگر نظر ہر  
 سندہا شوب کو خدا وظیفہ کرے تو کہ استیانت صوم کو جو غایۃ بیکہ اور موسط اور ہایہ اور کافی اور قدوری اور صہرات و زنت میں اور ان کو سوا اور نہا بن  
 یون جو ہی اور فقط اسبجانی کے قول پر جو شرح طحاوی میں یون کہ گیا ہے کہ وظیفہ میں صوم اور قضا میں ہر کوئی نہیں کہ عدا کو ہایہ وغیرہ کے کلام میں  
 قید لگانا ہی ہو چکا ہے کہ اسبجانی کے قول پر جو شرح طحاوی میں یون کہ گیا ہے کہ وظیفہ میں صوم اور قضا میں ہر کوئی نہیں کہ عدا کو ہایہ وغیرہ کے کلام میں  
 شیم رحمتی محض ہے کہ اگر کسی نے قضا کو ہی میں ابن ملک کے موافق ہو گیا اور جن کتاب میں قید لگانا ہی ہو چکا ہے کہ اسبجانی کے قول پر جو شرح طحاوی میں  
 اور اولا کہ لکے کہ صوم میں صوم ہے کہ عدا اور یمن دو تو برابر میں چاہے شمار اور شمار اور غایۃ البیان اور غنیۃ اور طلاق صاحب کنز اسیر شام میں  
 کہ انی ما شیعہ الدلی الاستیانت الصوم فی الاطعام ان فی طہانہ فی الاطعام النص فی الاطعام وقت قید لگانا ہی ہو چکا ہے کہ اسبجانی کے قول پر جو شرح طحاوی میں  
 طہانہ بن جریز یا عدا روزہ انظار کرے یا طہار والی عورت کو نہ سیر کرے کہ بیاہن کو یا قصد یا سوا کے چاہے پھر طلاق صریح ہو تو اور غیر میں اور قید لگانا  
 شرم کرے کہ لکے کہ طہانہ کا استیانت لازم میں اگر کسی ان طہانہ کے اسی جو عورت کو نہ سیر کرے کہ بیاہن کو یا قصد یا سوا کے چاہے پھر طلاق صریح ہو تو اور غیر میں اور قید لگانا  
 اتفاق اور صیام میں یعنی حق تعالیٰ نے کہا کہ طہانہ میں قبل مسامحہ قید نہیں لگانا اور وظیفہ طہانہ میں اندہ اتفاق اور صیام میں قید لگانا ہی ہو چکا ہے کہ اسبجانی کے قول پر جو شرح طحاوی میں  
 اساس ہو لہذا وظیفہ طہانہ میں صوم کو توہستیناٹ لازم ہوا و القعد و لو کانیا و مستثنی و کذا الخ الخ الخ علیہ السلام علی العتد اور طہانہ کا لکے  
 صاحب دیہا طہانہ میں صوم کو توہستیناٹ لازم ہوا و القعد و لو کانیا و مستثنی و کذا الخ الخ الخ علیہ السلام علی العتد اور طہانہ کا لکے  
 فانی کو اسکی حراف کے سبب سے کہے دو کہ لا ہوا بنا بر قول امتیہ کے یعنی موجب قول صاحبین کے لا یشریک الا الصوم لکذا الخ وغیرہ کو لکے  
 نہیں کہ ان کو صوم نہ کر یعنی اور صیام نہ کرے روزہ کو کہنا طہانہ میں وجہ و طہانہ و صلاک اور صوم علیہ کو اور اس طہانہ کو جو ہوا اور  
 نہیں اور بسبب عدم قدر کے ان پر جن کتاب اور طہانہ میں اس مقام میں سوال دار و دنیا جو قاعدہ ہے کہ طہانہ پر نعمت اور عقوبت آدمی ہوئی ہی ہو چکا ہے کہ اسبجانی کے قول پر جو شرح طحاوی میں  
 بھی عقوبت ہی کو لازم یون تھا کہ عدا و عبد کا نصف تو کا قدر حرم یعنی ایک مین کا صوم طہانہ کو کفایت کر اس سوال مقدار جواب خارج سے کہ نہ  
 قول میں را و لو تصدق لکنا فیہ صیام العباد اگر اور عدا و طہانہ کا صوم طہانہ کو کفایت کر اس سوال مقدار جواب خارج سے کہ نہ  
 عقوبت اور معذور عبادت و در فیہ لیکن عبادت میں غالب ہے اور اولا کہ عبادت میں تصدق نہیں چاہے صوم اور مطلقاً نہیں ہے طہانہ میں قید لگانا ہی ہو چکا ہے کہ اسبجانی کے قول پر جو شرح طحاوی میں  
 لیسبتیہ متعصفتہ اور اولا کہ کو اختیار نہیں طہانہ کو صوم سے منع کر لیا ہو طہانہ کو صوم سے منع کر لیا ہو طہانہ کو صوم سے منع کر لیا ہو طہانہ کو صوم سے منع کر لیا ہو  
 دی تو اسکو سب حقوق کو اختیار اور اگر لازم کر لیا تو اسکو سب حقوق کو اختیار اور اگر لازم کر لیا تو اسکو سب حقوق کو اختیار اور اگر لازم کر لیا تو اسکو سب حقوق کو اختیار  
 التعلیل الا ان لا یحصر فی حدیث اللہ فیہ لکنا فیہ صیام العباد اگر اور عدا و طہانہ کا صوم طہانہ کو کفایت کر اس سوال مقدار جواب خارج سے کہ نہ  
 سے آنا و کر کو طہانہ کو اگر یہ عدا و طہانہ کا صوم طہانہ کو کفایت کر اس سوال مقدار جواب خارج سے کہ نہ  
 جیر کا ایک نہیں ہوا اگر وہ ایک و سکو تلیک کرے کہ عدا میں طہانہ کا صوم طہانہ کو کفایت کر اس سوال مقدار جواب خارج سے کہ نہ  
 تو سوا ایک طرف سے طہانہ کو یعنی قربانی کا جو اور اسکی طرف سے حرم میں بھیجے کہ وہ ان کو جو کہے تصدق کو یعنی طہانہ کو کفایت کر اس سوال مقدار جواب خارج سے کہ نہ  
 اور بسبب یہ کہ اگر کسی نے طہانہ کا صوم طہانہ کو کفایت کر اس سوال مقدار جواب خارج سے کہ نہ





[illegible]

الحمد لله















کونی کر کا ندا و کو ادرین و آخرین میں نصیحت کر چکا و فیہ مکتی بسقط اللعان موسیٰ یا اذیت النسب یا لا یؤمر او یطعن لیسلم لہ یعتز  
 نسبہ ایذا اور جو ارا ان میں سے کسی کے بعد لسان ساقط ہو کسی وجہ سے یا بت ہو چکا ہو نسب ایک کے اقرار سے یا بت ہو چکا ہو لیکن مکرنا کسی کے نوان  
 مسائل میں اس نسب کسی بھی نہیں ہو سکتا نہ لو فکاء و لو لا یطعن حتی قد کما جینہ یا لیسلم لہ یعتز قد ثبت نسب الولد و لا یطعن بکذا ذلک  
 اگر زنی نے ولد زنی کی نفی کی اور منکر لمان نہیں کیا یا تاک کہ جس کسی شخص نے زوہ کو شکے کا عیب لگا یا مینی دیں کیا کہ جس کا اسکے زون  
 کا نہیں سو اجنبی پر نسب اس قدر سے صادی گئی تو البتہ نسب ولد کا جو اسکے زوہ سے ثابت ہو گیا شرعاً تو بوجہ مکرنا کسی کے کچھ بھی مدبر اور جس کے  
 نسب مینی ہو سکتا اور اسکی حکم عدت امانا نسب غسانا بت ہو گیا ہم یہ مسئلہ قول سابق پر متفرع ہے نفی نسب القوا میں ضمانت اصل  
 عن نوایہ و اما علیہ کا قیاد لا یرث فلاناً فرضا و لا لام النسب و لا لآخرین الثالث والیاقی فی ذلک کچھ وہ حکم ان فقہاء کچھ  
 جن کو یہ عصبہ اور جو ارا ان میں شرح تجلید سے منقول ہے کہ نفی کی ایک مرد و دو تراکم پر ایک اور میں سے مرگا ہے تو تمام باقی اور جو ارا ان میں  
 کو چھوڑ کر تو ان تین وارث کا ثلث میں ثلث سے ہو گا اعتباراً من اور دو وارث کے ہر طرح کا بیضا حصہ اور دو بیاضوں کا تمام باقی یا نصف ہو  
 انہیں تین کو ہر دو یا چار پر قرہم ایک کو تمام تین یا بعد فرض اور دو کے ملا اور اس مسئلہ کی توضیح سے معلوم ہوا کہ دو تو تمام کی نفی سے زہد تو تمام  
 کو عصبیت کا جوئے دیا چرچہ دو تو تمام کا نصف ہے پیدائیں لیکن نسب قطع کیے زہد تو اہمیت تو تمام کا عصبہ میں ہو سکتا اور اس کے اگر عصبہ  
 زوہ و ثانی یا با کہ انی حاشیہ البنی قلا عن البقر قال قد صرحا ببقاء نسبہ بعد القطع فی کل الاحکام لقیام فی اشیاء و استحکام لا یرث  
 و النصفه فقط حتی لا یصلح دعوی علی الابی وان حلقہ الولد اسے کما صاحب جو ارا ان میں ہے اور البتہ تصریح کر دی جو نفی سے ولدین  
 کے بعد نسب کی بعد قطع نسبیہ میں ہے و فی مینی میں جیس احکام ولایت کے آیت میں نسب قائم ہے فرام عورت کے یعنی زہیت کے مگر  
 دو حکم میں اسکی ولایت ثابت نہیں ایک وراثت میں اور ایک وجوب نفقہ میں یعنی نفی زہد و ولایت وراثت یا سکا جوہ و ولادت کی اور ولد کا نفقہ مرد  
 پر واجب نہیں لکھ اسکی بار دہے وراثت اور نفقہ کے سوا باقی سب احکام ولایت میں میان تک کہ نفی کر نہ ایسے سوا اسکی اور اس کے نسب  
 کا جوہر کرنا بھی نہیں چاہو نہ ثابت النسب میں بھی نہیں اگر وہ ولد اس غیر کے جوہر کی تصدیق بھی کرے تو ہی اسکا جوہر بھی نہیں ہائے کلا سم  
 مادی عالمگیری میں و غیر سے منقول ہے کہ ولد بلا عصبہ بعض احکام میں ثابت النسب ہے چنانچہ مسکن گواہی ملا میں کہ مطلق مقبول نہیں اور نہ ملا میں کی گواہی  
 اسکی و ذکوہ و بنا و لدکا ملا میں کو جائز نہیں اور نہ ملا میں کو زکوہ و بنا و لدکا جائز ہے اور لدکا کے فرد ملا میں کے فرد ہر عام میں اور کسی اجنبی  
 سنان کا جوہر کسی نسب لدین صحیح نہیں باوجود تصدیق و لدکا کے اور بعضی احکام میں ولد بلا عصبہ مثل اجنبی کے یعنی ارث اور نفقہ میں قلت قال البیہقی  
 ان اولاد من بولہ مثلاً لشیء او اذکاء بعد مکتی اللہ الا عن فیلفظ شایع کتاب و نسبی لے تھا کہ دعوی نسب ولد لمان کا غیر باقی کو صحیح نہیں  
 اس میں نہیں بھی ہے کہ شخص غیر از عذر لا ہو کہ ویسی عمر و الیکا و بسا و لدیدہ ام سکا ہو یا کہ غیر سے دعوی ولد کا بعد عدت ملا میں کے کیا ہو جس  
 مسئلہ کو یاد رکھنا چاہیے ہم علمائے کبار کے کہ کسی نسبی نسبی کی طرف نسبت نہیں کرنا کہ جو لائق عہد ہو یعنی یہ مسئلہ اطلاق کتابت مسئلہ  
 و مخالفت جو تو بدین مسئلہ کے لائق اعتماد کے نہیں با **العین و غیرہ** یہ بات عین یعنی نام و غیرہ کے احکام  
 غیر عین میں جنسی اور عذر اور نفی مشکل اور مجرب اور شیعہ کیر اور شکار و اصل میں جنہوں میں عذر اور کو کہتے ہیں جو عورت کے کہیں سے منزل  
 یا دے پر ان کا مسل کر ہوا کی ہو کہ تمام کے کہ نفی کی حاشیہ البنی فی حلقہ من لا یقلد علی الجہام فقیل یعنی مفعول و جمیعہ عن  
 یعنی عین جنہوں میں سکین اہل میں ہو کہتے ہیں جو مطلق ہوا کرے پر قادیان میں جنہوں میں رد میں فعل یعنی مفعول یعنی جنہوں میں جوہر کے احکام اور جنہوں  
 کی عین ہے و شایع احکام لا یقلد علی جہام من زوہ یعنی مانیہ منہ کے ہیں بہت اور غیر از ان کے اقرار کا حصار کمالا لہ منہ سنا سنا  
 جہلام شرع میں جنہوں میں اسکی کہتے ہیں جو اپنی زوہ کے جہام فرد پر قادیان میں جو شخص کے وہی فرد پر قادیان میں فرد پر قادیان میں فرد پر قادیان میں

فقہ

الصلوات و غیرہ

مکتبہ دارالعلوم دیوبند  
 دیوبند







نوعرت کو اختیار دیا جاوے اسی مجلس میں وصال اور بدائی کا سوا اگر انہی ہو گئی زوجہ سے یا کڑی ہو گئی قبل طلب معرفت کے تو اختیار باطل ہو گیا یہ مسئلہ مخالف جو مسئلہ سابق کے کہ وہاں مذمت و از اختیار دانی جو اور بیان مجلس تک منحصر ہے اور اس کا جو مسئلہ سابق بنا برطرز اور دیت کے ہے کافی البحر من الیہ اور کتب کے بنا برتنزل مفتی کے جو کافی المحيط والواقعات کذا فی حاشیہ لدینی وین قالت ہی فی کذا وکانت نتیجہ صدف کے خلاف کمال اچھل وئی لا یتلیح فیہ اور اگر مفتی نوعرت سے نہ کیا کہ یہ دعوت نہیں ہو کہ وہ نہیں کہہ کر قبل تلاح اس درج کے شبہی تو زوج کے قول کی تصدیق نہ کیا ہو گی ساتھ قسم کے سو اگر زوج نے قسم سے انکار کیا ابتدائیں میں قبل تلاح کے تو سال بہر کے لئے نہ کیا ہو گی اور اگر اختیار نہ کیا گیا یعنی بعد از باطل کے نوعرت کو مجلس تک اختیار دیا جاوے گا یا جو زوج کے پاس رہو یا جو بعد از وصال کے کا تصدیق کو وصیہات یقیناً و زعمت و ذوال حدیث کا سبب یا غیر غیہ طہیہ کا صبیحہ مثلاً لا تہ ظاہر الاصل علم حسب سابق طرح چنانچہ زوج کی اس صورت میں ہی تصدیق ہو گی اگر عورت نے یہ بائی عادی و دروگان کرے اپنی ذوال بکارت کا دوسرے سبب سے سو اور مفتی زوج کے یعنی شلا یوں ظاہر کرے کہ ذوال بکارت کا درج نہ اپنی ہو گئی ہے کہ اس صورت میں نوعرت کی اس واسطی تصدیق ہو گی کہ ظاہر مال اس پر ذوال بکارت کرے کہ ذوال بکارت کا جامہ ہی سے ہو جائے اور اگر سے اور اصل اور حساب کا حدیث جو سرا ہو جائے کے اور قول اس کا مستحب ہے جو مستحب با ذمل برادر ظاہر حال اور اس کا شاہد ہو کہ ان فی الفرج وارت اختیار نہ ہو و لا لہ باطل حقیقاً کما لو وصیہا مذکور لیل یضاح بان قانت من مجلسہا ادا قاصداً احوال القاضی اوقام القاضی قبل ان یختار شہیادہ یفتی واقعات کا مکایہ منہ القیام فان اختار تطلق ان قاضی القاضی اور اگر عورت زوج کو اختیار کر لیا اگر یہ یہ اختیار یا عیاد ذالالت حال کے ہو مگر کہ مرد از نفعہ باق تو قبل ہو جاوے گا حق اور اس کا چنانچہ وسطیہ ہی اور اس کا باطل ہو جائے ہو اگر اس سے احوال کی دلیل ہی ہو اسے یعنی طلب وقت کے جو اتفاق کرے مگر کہ یہ کبھی ہو جاوے اپنی مجلس ہے اس کو دگا و گناہی کی اگر اگر بن باقی ہو تو کہ اس کو اس کا نہیں اختیار کرے وقت کے اسی قول پر فتویٰ ہے کہ انی واقعات عورت اور خاتمی کے کہ جو جو سو سو مطلق اور اس کا حق اطل ہو گیا کہ کڑی ہو گئے ساتھ بھی اس کو اختیار وقت کا ممکن تھا پر اور جو دیکے مکت کرنا دلیل ہے رضائی سر اگر عورت بدائی کو اختیار کرے تو زوج مطلق دعو اور گدہ طلاق سے انکار کرے تو خاتمی معرفت کرے تو وجہ الاول اور امر آہ آخر ہے حالہ کے کہ لا یتلیح فیہ اور اس کا حق اطل ہو گیا کہ کڑی ہو گئے ساتھ طائفہ تلاح کیا عین نے پہلی زوجہ سے وجہ تاویل اور معرفت خاتمی کے بعد اگر کبھی کسی یا کالج دوسری عورت سے جو عین حال جانے ہو کہ اس کی زوجہ میں سبب امر کی کے بدائی زوجہ کی جو وجہ نکاح کے عورت کو بدائی کا اختیار نہیں تو زوجہ اولی کو دوسری عورت کو بنا رہے نہیں ہے اس مسئلہ کہ وہ اہنا حق و نہ باطل کہ کبھی کہ انی البیہ الرافض عن الحلیط اور یہ قول مفتی مخالف جو قسم خاتمی کے ولا یتلیح فیہ اور اس کا حق اطل ہو گیا کہ کڑی ہو گئے ساتھ لیکن ذوال بکارت و زوجہ و قرین اور زوجین میں سے کسی کو اختیار بدائی کا نہیں دوسرے کے عیب کے اگر نہ نہایت بڑا عیب چنانچہ جنون اور جذام اور برص اور ترقن اول ترین بیماریاں تو مرد اور عورت دو کو کوشاں ہیں اور پچھلی دو بیماریاں عورت کے مکان منحصر کہ مختصر میں کہ سبب زیادتی گوشت اور پٹی کے ان میں جامع سے لیکن قسمانی میں یہ کہ عورت کے نزدیک اگر زوج کو جنون یا جذام برص موقوف عورت کو اختیار پر وقت کا اور اس میں طرح پر عیب زوجہ سے کہ عورت میں جنون مقرر کر کے اس کے پاس نہ ٹھہرے عورت کو اختیار ہی کہ انی حاشیہ لدینی وین قال لا یتلیح فیہ اور اس کا حق اطل ہو گیا کہ کڑی ہو گئے ساتھ الحنفیہ لو بالفیہ و لوقتی بالانحتم فتور نہ ظاہر کیا ہو یا فی جنون الاموال نے یعنی الملک اور خاتمی اور اس کے امر میں جسبہ بیکوہ میں اگر یہ بیماریاں درج میں جنون اور اگر خاتمی یا کبھی یا خاتمی یا جسبلی سبب ان بیماریوں کے کاج کو دور کر دی تو سمجھو گا اور اس کا حکم کہ انی فی فتح اللہ ہم شایع کے اس قبل میں جسبہ ظل جنون اور عیاد میں دو کو اختیار بدائی ہو یا کبھی دو بیماریوں میں فقط زوجہ کو اختیار بدائی ہو دوسرا مطلق ہے کہ کو عالا کثر یہ ہے کہ اگر کو نزدیک جنون اور جذام اور برص میں دو کو اختیار بدائی ہو یا کبھی دو بیماریوں میں فقط زوجہ کو اختیار بدائی ہو دوسرا مطلق ہے کہ اس قرآن سے لازم آتا ہے کہ رفق اور قرن کی بیماریاں زوجہ کو ہر کی حالانکہ یہ مطلقان واقع ہے خاتمی مطلق مطلق ہے کہ کبھی کہ خاتمی مطلق ہے

سرور و کوشش کرتا: ایشایک کے مرتبہ بیت پر کا جنوں کی جگہ موبیہ پر کی گئی ہے کہ جو اراکین کو کھائی مانتیہ اہل و لو قاضیا علیہ السلام  
 و زوجہ علی الکفار شافکا گھر القریٰ حق ابا گار دو فریضہ میں اور اس کی عورت راضی ہو کہ وہ دوسری کے ساتھ کرے یہ عیدہ عفرین کے لئے کہ  
 سے یعنی عفرین میں کی مثل سات کی عفرین کے عین جو اراکین  
 التسلیہ الیہم کہ لا یکن یذکر فیہ فیہ ابا الک کو

















بین بطنی عدت جرؤ کر دوسری عدت کا مکمل ہو اسکو مردانہ کرم برساتے اصل اور بدل کر رکھا اور اسکو بدل کر عدت اصل پر نہ ہو کر عدت  
اصل پر عدت کی عدت بعد از نسیئین و الا یا من نسیئین للامیة و غیرہا حسن و حسن عند اللہ و علیہ الذی و قیل الفتن علی نسیئین  
فصل اول در بیان نسیئین اس مسئلہ کی کہ عورت روم کی ہوتو والی ہو جو ۱۰ اور کسی لگ کی پہن برس جو نو دیک اگر فتد کے اور اسی قول پر ہوتو  
اور قول نیست **مسئلہ** اگر کسی برس پر ہوتو جو کہ ذاتی الفتن الفتن مسمی عدت سے رویت ہو کہ روم کی عورت میں عدت میں پہن برس اور اس کے سوا میں  
ساتھ یا ستر رس لیکن اس رویت پر ہوتو نہیں کہ ذاتی البور اراق و فی البور عن الجاسم ضعیف بل یقتل ثلاثین سنة و اربعین حکم کر دیا گیا  
اور جو اراق میں یا میں سے منقول ہو کہ منفر تیس برس کو پہنچی اور اسکو مضیئین آیا تو اس پر ایس کا مکمل کیا جاو گیا و عدت الفتن جہاں تک  
ما بعد از خلاف عدت کے باطلہ و کذا موافق قبل الا حیاتہا و اختیار لکن الطوائف یقولون العدت والنسیئین اور عدت شکوہ صراح  
ماسد کی جس پر نکاح فاسد کی قید سے کام لیا کل کی کیا کہ وہ میں عدت نہیں نکاح باطل ہے کہ غیر کی عورت سے دلہنہ نکاح کرے اور اس پر نکاح  
موقوف میں قبل اجابت کے عدت نہیں کہ ذاتی از دستیار نکاح موقوف جسے نکاح فسخ کی کیا نکاح غلام پر ہوئی کا بل ۱۰ دن مہل نہیں مہل نہیں  
کہ نکاح موقوف میں عدت اور نسیئین دیک کا ثابت ہے کہ ذاتی البور اراق و فی البور عن الجاسم ضعیف بل یقتل ثلاثین سنة و اربعین حکم کر دیا گیا  
و للعلل و فی البور عن الجاسم ضعیف بل یقتل ثلاثین سنة و اربعین حکم کر دیا گیا و عدت الفتن جہاں تک  
و کثیرہا کثیر یسے اذ الی لکن عیالہ و اخیانہ کا مسیحی اور عدت اس عورت کی جسکی عدت نسیئین ہوئی اور بعد و علی نسیئین فرکی عورت سے نکاح  
کر لینا ہے اور دلہنہ چاہے آخر میں یا اوگیا اور اگر رونے دلہنہ غیر کی عورت سے نکاح کیا تو وہ شبہ نہیں مہل نہیں اور جسکی  
عدت نسیئین ہو گئی اسکو اپنے اول زوم کے پاس رہنا جائز ہے اور نکاح کرے اسکی اجازت سے عدت میں لازم سے بسبب قائم رہو نکاح کے دونوں  
میں اور زوم اول کو تمام وقت و علی ہے عدت کا قیام نکاح کا یا نہ نکاح ہو کہ زوم اول کو عورت کا نفع اور لباس یا لازم ہو کہ ذاتی البور اراق  
ساتھ یا ستر رس زوم اول پر اوقات لازم ہو گا جبکہ عورت وقت اور اراضی نہیں دے و وقوہ میں ایک قید ضروری وجوب نفع میں چاہے اگر  
عورت دافت ہو کہ عید میں لیکن بیکر اسکو روکے پاس عیالہ و اخیانہ میں کر دیا ہو اور عدت سے کہا ہو کہ بہتر کی زوم چوٹی اور وقت و علی  
چرچہ عورت کے کہا ہو کہ میں فکر ازوم میں لیکن اس سے اعتبار کیا ہو اور زوم سے دیکھا ہو تو اس صورت میں کسی بد نہیں رو پر پیش ہے  
اور عورت پر بسبب چرک کے اور عدت بعد و علی کے اس پر واجب ہوگی اور نفع زوم اول پر لازم ہو گا اسکو کہ عدت کا کچھ قصور نہیں کہ ذاتی البور اراق  
و اصل الی خلافہ و فی البور عن الجاسم ضعیف بل یقتل ثلاثین سنة و اربعین حکم کر دیا گیا و عدت الفتن جہاں تک  
پر عدت نہیں مہل نہیں اور دلہنہ اسکو اور مالہ ہو اسکو کہ عدت اسکی میں سے عدت اور عدت مالہ کی موضع ہے فی البور عن الجاسم ضعیف بل یقتل ثلاثین سنة و اربعین حکم کر دیا گیا  
موت الی و غیرہا کثیر یسے اذ الی لکن عیالہ و اخیانہ کا مسیحی اور عدت اس عورت کی جسکی عدت نسیئین ہوئی اور بعد و علی نسیئین فرکی عورت سے نکاح  
نکاح فاسد اور موقوفہ و شبہ اور ام ولد کی بشرط عدم لباس اول کے فقط تین جین بن و علی کر نیوالی کی موت میں جین کی عدت پر زوم نہیں  
اور عورت میں تین جین ہی کی عدت پر غیر موت کی عدت جسے نکاح فاسد میں وقت ہوئی ہو کہ قائم یا اقرار ترک و علی کے عزم کا آسے و زوم نہیں  
عدت یا محض ہوئی یا لا شہرہ ہوئی کہ عدت آگے محض واسطے و قیث کرے صفای رحم کے ہو اور بعد و عدت نہیں ہو سکتا کہ عورت سے اور چرچہ  
ایک عورت سے ہی صفای معلوم ہو جائے لیکن ایک عورت کی کفالت کی بلکہ باجرت یا کسی عورت مقرر ہو سکے و لا اعتداد فی حقیقت فیہ  
اجتناباً اعدا و جس جین کا جسین طلاق واقع ہوئی عورت پر شمار نہیں عدت میں یا طاع اسکو کہ قرائت سے عدت میں تین جین اور عدت سے  
نوڈی کی عدت میں و زوم میں ثابت میں تو پر و میں مستحرم ہوگا ناقص بعد الطلاق و الامین سابقاً و اعتبار ہے یعنی اسکو سوائے اور میں  
اور و میں نوڈی میں لازم ہوں گے و اذا وظیفہ العدت کا تہا ولی من الطلاق و حسب ذلک انسی یخبر فی الاستنباط و الحاشا و المکی من الحکم



منہما و علیہا ان نکح العلاء التانیة فان نکحت الاولیٰ اور جب دہلی ہو گئی عدت والی عدت کی مشہور ہے کہ طلاق دینے والی زوجہ بی بی طہ کی تو وجہ  
ہو گئی معتدہ پر دوسری عدت جیسے کہ وجہ عیبت اور دو عدتیں مستندہ داخل ہو جانے کی یعنی عیادتوں کی اور جو حیض کے بعد وجہ عدت ثانیہ کے  
دو گنا ہو گیا وہ دونوں عدتیں شمار ہو گا اور جب کو باطل ہو جائے وہ پروردگار کا اور دوسری عدت کا اگر تمام ہو گئی میں عدت چنانچہ اگر عدت کو طلاق بائن ہوئی اور  
اوسکا کیا حیض آیا اور اوسنے دوسرے زوج سے نکاح کیا اور جب دہلی کے تفریق ہوئی پر عدت کو اور دو یا حیض آیا تو یہ تفریق حیض دونوں عدتوں میں  
مستندہ ہو کر تو زوج اول کی عدت تو پوری ہو گئی بیلا حیض اور یہ دو حیض ملکر اور دوہرے کی عدت میں فقط وہی حیض ہے سبب ایک حیض اور  
ہو گئی ثانی کی عدت تمام ہو گئی خلاصہ یہ ہے کہ حیض یا حیض میں بیلا حیض تو پہلی عدت کو مخصوص ہے اور دیکھا حیض دوسری عدت کو مخصوص ہے اور دیکھا  
کے دو حیض دونوں عدتوں میں مشترک اور مستندہ داخل ہیں معتدہ سے مراد طلاق بائن کی عدت ہے جو کہ زوج مطلق کی دہلی داخل ہو کر دہلی بیلا ہیبتان اور  
اگر طلاق رجعی کی عدت میں معتدہ سے زوج دہلی کر گیا تو وجہ ثابت ہو گا کہ اگر فی حاشیہ النہی و لکن الواجب ان لا یستعملوا و یصح ان لا یعتدوا و قاف  
اور بیلا ہیبتان مستندہ داخل ہو گئی دو عدتیں اگر ہر ایک عدت میں نہ ہو گئی چنانچہ اگر کسی کی عدت میں دہلی بیلا ہیبتان ہو گئی تو اگر پہلی عدت آخر ہو گئی تہل دوسری کے  
تو دوسری عدت کا بھی پورا کرنا حیض سے وجہ ہو گا یا ایک عدت میں دونوں کی پورا اور دوسرے حیض کی اگر مستندہ وفات ہو بیٹے ایک عدت وفات  
زوج سے جا رہے ہیں دس دہلی عدت میں تھی کہ اوسکی دہلی بیلا ہیبتان ہو گئی تو دوسری عدت میں کی ہو گئی تو اگر چار بیٹے دس دین میں حیض بھی ہو گئی تو  
دونوں عدتیں منقضی ہو گئیں سبب مستندہ داخل کے اور اگر اس عدت میں حیض جاری نہ ہو تو بعد اس مدت کے تین حیض کی عدت ثانیہ بیلا ہیبتان ہو گئی کہ کافی  
الحوار ان قلینا حدیث قولہ والمرئیس منہما لعمدہما و حق الحامل لو جلت فیہما الرضعة لعمدہما و الوفاة فیہما تقطع الجمل کما  
ملا و حقیقۃ البیاض من حیض معلوم ہوا کہ داخل و وعدہ تو کیا حیض میں کی عدت تو نہیں ہوتا جو بیلا ہیبتان ہو گئی چنانچہ اگر مستندہ اپنے تو اولیٰ  
منہما کو حد وفات کرنا یعنی رویت حیض نہ ہو کر تو دونوں قسم کی حدوں کو شامل ہوتا اور اس معتدہ کو بھی شامل ہوتا جو عدت میں داخل ہو گئی تو اوسکی  
عدت دفع حمل ہے یعنی اس عدت کو دو عدتیں لازم ہیں ایک حیض کی دوسری دفعہ کی لیکن دونوں عدتیں دفع حمل سے منقضی ہو جائیں گی اسی واسطے  
کہ حاملہ حیض نہیں آتا کہ کافی الکافی ہر حاملہ کی عدت دفع حمل ہے اگر مستندہ وفات کی عدت میں نہ ہو گئی چنانچہ اگر مستندہ اپنے تو اولیٰ  
چنانچہ اگر کسی کی اسکیا بیان نہ ہو کہ میں جب کہ بعد موت منیہ کے وہ حاملہ ہو جاوے اور اسی رویت کی قطعیم کی جو بائن میں وجہ العلاء نکح  
الطلاق و یحکم الموت علی العتق اور حد کا شروع بعد طلاق اور بعد موت کے پورا ہو فی الفور بلا توقف و منقضی العلاء و ان یحکم الموت  
بہما ای بالطلاق و الموت لا یقتضی اصل فلا یشترط العلم فیضیکہ سواء اعترفت بالطلاق او انکلا در آخر ماری ہفتہ اگر جو عدت کو غیر  
تو طلاق اور موت کی یعنی زوج نے طلاق دی اور تین حیض ہو گئے یا زوج ہو گیا اور چار بیٹے دس دن گذر گئے عدت آخر ہو گئی عدت کو طلاق اور  
موت کی خبر پہنچا اسی واسطے قطعیم ہے مدت معین کا سو گذر گئی تو اس کے گذر جانے کا علم مشروط نہیں خواہ زوج طلاق کا مقرر نہ ہو یا سبک فرما دیا ہو طلاق کفر ہے  
تو انکو واقعیت علیہ بیکتہ و قضی القاضی بالفرقة کان الکتعہ حکم فی شوال و دفعیہ فی الحصر فالفرقة من وقت الطلاق کہان  
فصلیہ و نرا یہ سو اگر زوج نے طلاق دی اپنی عدت کو پرہیز ہو گیا اور اگر وہ نے اوسکو چھوٹا کیا اور کائنات میں حکم دیا کہ بائنی کا مثلاً عدت کے  
دفع ہو گیا کہ زوج نے اوسکو شوال میں طلاق دی تھی اور حکم عداۃ کا ہوا تو محرمین تو عدت کی ہمتہ طلاق کے وقت سے ہو گئی یعنی شوال سے  
نہ ماضی کے حکم سے سو یعنی محرم سے کہ کافی البرازیہ فی المطلاق البیہ حین وقت البیان اور طلاق بیہم بین ابتداء ہی عدت بیان کے وقت  
سے ہو گئی نہ طلاق سے دوسرے طریقہ طلاق بعد از ایام طلاق یا دفعیہ فی الفرقة فالفرقة من وقت الطلاق لا یقتضیہ اور اگر وہ شوال سے  
اور اسی ہی عدت کی طلاق کی پرہیز چہ روز کے عدت مثلاً ہو گئی یا نہ ہو گئی پورا تھی نہ حکم عداۃ کا ہوا تو ابتداء ہی عدت وقت طلاق سے ہو گئی  
نفسا سو بخلاف مالو ان طلاقا منذ زمان حاض فان العتق اٹھا من وقت الاقرار مطلقا فی الفرقة المراضعہ خلاف اس وقت







ہذا کے تحت ملے زینہ کو فی شرح الودھانیہ لودنہ المراتب الاقرع ہذا زوجہ کا ہے تخصیص لا یمکن ان یزنی علیہا من الزنا فلا یستحق ما یرجع بحکمہ  
 فیلحقہ لغیر البتہ اور یہ طلاق عدت میں نکاح کر کے کہی اور فرقی کی منکر ہے اور وہ طلاق کرے اور اس سے فرقی کی منکر ہے ان کو عدت کے مضمون میں ہونا  
 داخل ہے اور مصنف کی شرح سے ساقط ہے اور ملائکہ قید و خان کی شرط ہے اسوہ طلاق اگر مرد زانی نکاح کر کے قبول کرے تو عدت کا احتساب ہی نہیں اور  
 اسی قول پہلے عدم عدت منکر غیر موقوف ہے اور یہ منکر غیر عدت میں بسبب نکاح کی ہے کہ اسوہ طلاق مرد پر عدت کا ہونا اور یہ ساقط و نہایت  
 عدت کے اسوہ طلاق کی منکر ہے حرام جانکر وہ طلاق کی جائی نہیں زانیہ اور زانیہ رجعت کا نہیں اور جس عورت سے وہ نکاحیہ اپنے زوج پر حرام نہیں  
 اسوہ طلاق والی کے نقطہ کی یکدم میں عت میں اور شرح و نہایت میں یوں ہے کہ اگر عورت سے نکاحیہ نکاح کرے اور وہ نکاحیہ اس کے ساتھ ہے یا نہ ہو  
 کہ اسکو ایک بار عیض آجاء سے بسبب اہتمام نظر نہ رہا ہے تو نکاح کے وقت ہی سے زوجہ کا حق فرقی کی گیتی کو اس وقت تک کہ وہ نکاحیہ اپنے سبب عورت  
 کے سبب اہتمام کے اسوہ طلاق رویت مستغرق ہو جائے کہ عدت میں اور فصل عورات میں شائع ہو کر چکا ہو کہ رویت زانیہ کی نسبت کا خطا ہے چنانچہ  
 کہ اگر رویت زانیہ کو استنباب پر محمول کیجئے نہ وجہ پر تو کچھ نہایت میں نہ کہ انی ما یبانیہ الذی بخلاف ما اذا لم تکن احدثت حق حمل الا قبل الایات  
 یقتضی العدة ولا نفقة لعدتہ اعلی الاولیٰ کا اخصاص کا ثمرہ خانہ خلع فی الخالۃ راجعہ کا ثمرہ خلع نہ نکاح کے لئے نہ فرقی کے لئے نہ کو عدت  
 نہ کہ کچھ عورت عورت کی منکر ہے اور وہ اپنے نکاح اور وہ طلاق کر کے تو اس وقت میں عورت پر حرام ہوگی نہ فرقی اول یہاں تک کہ عدت نکاح یا نکاحیہ مضمون پر عدت  
 اسوہ طلاق کے بعد زانیہ میں مشابہ نکاح ہے اور زوج پر اسکی عدت کا نفع واجب نہیں اسوہ طلاق وہ زانیہ فرقی کی گیتی کا ثمرہ نکاحیہ عورت کا عدت کا نفع  
 اس وقت ہوگی جب کہ وہ عدت اپنے فرضی نکاح کر کے اور اگر نکاح نہ ہے یا جسے نکاح نہ ہو گا تو وہ زانیہ میں نہیں اور نفع عدت کا زوجہ اول پر لازم  
 ہو گا چنانچہ اسکی تفصیل اسی باب میں مذکور ہو چکی سو اسکو عذر اور زانیہ کر فر دے سناں مخفیہ شایع کہ عدت صبیحہ فی فرقی چاہا اقل فی شایع  
 لا احتساب لا یستحق برأۃ الخیر فی الشہدات ان طهر حلالا نکاح ولا لا عدت و لا الذی منی نزدیکی اپنی شرکاء میں کیا اور عدت لازم ہے  
 برادران میں بنا برکت کے جواب اس سوال کا دیا کہ ان عدت لازم ہو اسوہ طلاق پر عدت پر عدت رحمہ اور نہ الزانیہ میں ہونے دلیل اس سوال کے جواب  
 میں تفصیل کی کہ اگر کسی والدہ سے مل عورت کا ظاہر ہو تو عدت وضع میں کہ لازم ہے اور اگر حمل ظاہر میں تو عدت بھی لازم نہیں مرد و زانیہ کا ثمرہ  
 اختلاف ہے کہ اگر قبل دریافت کئے نہ تھا جسے وضع میں نکاح کیا اور بعد اسکو معلوم ہوا کہ حاملہ تھی یا نہ تھا بطور صاحب نکاح سمجھ ہوا یا نہ بطور جواب صاحب  
 نکاح سمجھ نہیں جیسے فرضی منشی ہے کہ اگر جواب صاحب جو کا قوی ہو اسوہ طلاق عدت نہ ہے نہ کہ کسی جو کہ منشی ڈال بیٹھے ہے بھی روکا گیا ہوتا  
 ہے تو عدت اصحاب ولدہ اور شہداء کے برصورت عدت لازم ہے اور کث صاحب نہر کی ایسے ساری جیسے صاحب کے بلا وجہ ہو کہ انی کو عدت  
 عدت فی البیئۃ ولذا کہ شرط کیا وضعت منبہۃ اکثر فی کث اکثر لیس اذ الحیض فیما نکاح حیض ان لو نکاح حیض قبل ان  
 لا یمن لا حیض لا یمن لکن اگر عدت میں ہو کہ ایک عورت جنی پر زوجہ نے اسکو طلاق دی اور سات مہینہ گزرے سو عورت دوسرے زوج سے نکاح  
 کیا تو نکاح صحیح نہیں جس تک کہ اس مدت میں جن جن میں اسکو نہ آویں اگر یہ قبل ولادت کے اسکو حین نہ آویں اسوہ طلاق جسکو حیض میں آویں  
 حاملہ نہیں ہونی تو اسکی عدت جنس کی ہر گز نہیں کی وہ طلاق کا ثمرہ نکاح و یقول کہ نکاح طلاق ہوا و نکاح و مصیبت عندا فلا و مصیبتا معلوم  
 عندا انما یس لہ یقیم ولا یقیم اور عدت میں ہے طلاق وہی زوجہ سے عورت کو نہیں بار اور عدت میں طلاق کے نکاح میں نہیں اسکو ایک طلاق دیکھا  
 اور اسکی عدت بھی گذر گئی یعنی میں طلاق سے پہلے ایک طلاق اور عدت گذر گئی زوج کی فرقت اس کام سے بھی کہ عدت میں طلاق نہ واقع ہون سبب  
 عدم بقایا کے تاکہ لا نہ مستزوجہ بانی نکاح جدید عورت اسکو حلال ہو جاوے تو اگر طلاق اول کی عدت کا گذر نہ لوگوں کو معلوم ہو تو عدت میں طلاق نہ واقع  
 ہوگی اور اگر لوگوں کو انقضاء عدت نہ معلوم ہو تو عدت طلاق واقع ہوگی اور ملائکہ زوجہ کی عورت اسکو حلال نہر کی ولو کچھ کر علیہ زوج الشاذ  
 البیئۃ بعد انما کرہ فلا یمن انہ طلقہ فاقبل لثامہ بعد و طلقہ قبل لثامہ اور اگر کسی کا حکم ہو چکا ہو زوجہ میں طلاق واقع ہو چکا بسبب



راجعہ للبعث اذ الصبر واجب الحظیثہ اگر سرگرمی سے عورت ترک نہ کرے سو وہ آرایش زور کی ہوا لے کر کمر کی یا بارکھ دانتوں کی گنگلی  
 کو سے سو تو کشادہ دانتوں کی گنگلی منہ میں اسوہ طوطا کی پیڑ نہیں واقع تکلیف جو کذا فی الجہود اور سوگ کرے خوش ہو کر سو اگر عورت کا  
 کوئی اور پیشہ ہو سو خوش ساز کی سے اور تل سرس وادنا بدن میں کتا کر کے اگرچہ تیل سے خوش ہو جائے خاصہ زینت کا تیل یا مسینہ تیل یا  
 کئی کذا فی الجہود اور مسرہ اور عمدہ کی ترک کرے اور کسم اور عذران اور گرو اور درو کار دیکھیں کچھ دانت پستو قدس گلاس سے زور دیکھ خوش ہو اور حسن  
 میں ہوتی ہے اس سے کہ پوری نگاہوں میں ان سب چیزوں کا استعمال جائز نہیں مگر عمدہ اسوہ طوطا کی ضرورت مساح کر دینی ہوا خوش عات کو تو پیشہ کی پڑا  
 پستانہ و طوطا فاعشار اور جو کہ جائز ہے اور سرنگانہ انگوٹھی یا داری میں دست کی یا کین برتیرہ کی کتب کو کلا دیا اور کھنجر و زوالہ اور اگر  
 اور کوئی کچھ ایسے خوش ساز اور عذران کا رنگین کچھ پہنا جائز ہے و لا یأس بالفسخ و ازوق و معصفر و حلی و لا یأثم لہ اور کچھ مسافیت  
 نہیں سپاہ اور کچھ کپڑے میں اور کسم کے رنگین پڑے پوری طرح حسین کسم کی خوشبو یا قین کا لیسہ داخل مسجعہ کا فرق و صنفی و صنفی و صنفی  
 معتدہ و عتیق کچھ عن ائم و معتدہ و نکاحیم قاضی او و علی شہدائہ و اطلاق و حلی موگ میں سات عورتوں پر کافہ اور صنفی  
 اور عورتوں اور آزاد و عتیق حدت والی پر پشانی پوری کی حدت والہ و کمہ و کر اور کچھ اور و طوطا شہد اور اطلاق و حلی کی حدت والہ و کمہ کافہ  
 اور صنفی اور عورتوں پر اسوہ طوطا کی وجہ نہیں کہ وہ کلفت نہیں اور ام ولد و قید و ملکیت سے سو چوٹی اور سکتا اسف کا کیا مقام ہے اور کچھ فاسدہ اور  
 و طوطا سے سخت کچھ کی فورت نہیں ہوتی کہ اسوس کی جگہ ملک گناہ سو طوطا صلی اور مطلقہ و حلی میں سوگ کا کیا ذکر ہے بلکہ اسوہ طوطا اور سنگار  
 کن جاہو ما کہ اور کس نوع اہل مکر و حلیت کرے و مباحہ لیلہ اصل قرآن ثلاثہ ایام حفظ و اللزوم منعھا لان الینہ حقہ فہو وینہ حقہ  
 الزیادہ و قول الشافعی اذا نضحی اللہ فیہ اولہ و لیکن من وجہ فقہاء اور سیاح جو ترک نہ کرے قنات و الزکی موت میں فقط تین دن تک اور زور کہ  
 درست ہو کہ اپنی زدہ کو تین دن کے اندر بھی منع کرے سوگ کرے آرایش جی پر کر کا کذا فی فسخ القدر یا در لایق یون جو کہ حلال ہو جائے  
 ترک نہ کرے تین دن سے بھی زیادہ جب کہ زور عورت کا راضی ہو وادہ و نکاح نہ ہو کذا فی الفہم لافق ہم صحیحین میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہو کہ  
 حضرت سرور عالم سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال نہیں اس عورت مسلمان کو جو حق تعالیٰ اور قیامت کو حق جانے ہو کہ تین دن سے زیادہ کیسے  
 غم میں سوگ کرے اگرچہ پورے چار مہینے اور دس دن فسخ القدر میں اس قدر ہے کہ موجب اس حدیث کے تین دن سے زیادہ ترک نہ کرے حرام ہی نہیں  
 اور وچ کی موت میں اور یہ جو شائع ہے فسخ القدر کی نسبت کیا کہ تین مہینے بھی منع کر دینا زوج کو درست ہو سو یہ دسم پڑ گیا ہے اسکو یہ فسخ القدر  
 کی عبارت نہیں بلکہ صاحب منوال فان کی یہ عبارت ہے اور یہ جو صاحب خزینہ بشرط رضای زوج یا عدم زوج تین دن سے زیادہ سوگ کرنا قنات ہوتا  
 کہ اسوہ طوطا کو کیا سو مخالف ہے اطلاق حدیث مذکور کی اور مخالف ہے روایت فقہ کے امام محمد نے نوادر میں کہا کہ حلال نہیں عورت کو سوگ کرنا تو  
 اب یا بیٹے یا بیٹی یا باکی موت میں بیسے تین دن سے زیادہ سوگ مخصوص ہے زوج کو یہ طوطا کی ماسیہ اللہ فی فی التامر اسخانیہ و لا یأثم لہ  
 لیس الشرا و دھارۃ لہ الزجۃ فی حق زوجھا فتن الی ثلثۃ ایام قال فی البصر و طاکرھا منعھا من السوا و اشفاع علی صوب  
 زوجھا فرق الثالث اور فتا و عوامانہ میں جو کہ عورت بعد ازین سپاہ کرے پس میں تعویذ باقر اور دہ اس سپاہ پر شش سے کشا  
 سے گر زور اپنے زوج کے حق میں سو تین مہینے منع ہو کر اقس میں کہا کہ طاکر لاکم تا غایہ اسے وراثت کرنا جو کہ عورت کو سپاہ پر شش مہینہ ہو  
 اپوزوج کی موت کی تاسف پر تین دن سے زیادہ ہم شافع فقہ پر یہ کہ چکا کہ سپاہ پر شش مہینہ کیسے مسافیت میں اور تا غایہ سے معلوم  
 ہو کہ جائز نہیں تو مطلب یہ ہے کہ اگر قبل موت زوج کے سپاہ پڑا و نکاح و درست ہے اور اگر بعد موت کے متبرک یا تا غایہ کی تو جائز نہیں چنانچہ  
 یہ تصفیہ تا غایہ کی عبارت سے معلوم ہوتی ہے فی النہر لولیکت فی العوا لہم فی الحلال و فی باقی اور زور لافق میں ہے کہ اگر زور صنفی  
 بالغ ہو گئی عورت کے اندر تو اس پر سوگ کرنا لازم ہو گا یعنی عورت میں و معتدہ اسی معتدہ کا کشت عتیق فی غصہ معتدہ تین دن تک و نکاح فاسدہ









طلاق واقع ہوئی جنگل میں کذا فی فتح القدیر یعنی جب زوج مرد و عورت کو ایک جگہ نہیں ٹھہرتے جہاں جہاں چارہ  
 اور پانی اور سکے یا زور و کوشش جو مان ٹھہرتے ہیں پر جب چارہ ہو چکا تو پھر کچ کر کے ہیں تو اگر کسی باویشین نے طلاق دی تو حرت و ارضین  
 چارہ یا بیابان کو جو ان کے ساتھ نقل مکان کرتی ہو تو وہی میں یا خیمہ میں اپنے زہم کے ساتھ اگر حرت کو غیر لوگوں کے پاس رہنے سے اس  
 مکان میں جیسے نزع نے اسکو طلاق دی کہ غیر مرد و عورت یا مال کا قانس صورت میں زہم کو جائز ہے کہ اسکو ساتھ لیکر طلاق پر تار و دلی  
 یا خیمہ میں اور اگر حرت کو طلاق کے مکان میں کچھ مقرر نہ ہو تو وہیں حرت کو آخر کے نزع کے ساتھ نہ رہے۔ **وہو** یعنی طلاق و نزع المستأجر  
 بالمعتقد و لو عن زوج بھی اور ماہر نہیں زوج کو سفر میں لے جانا مدت و ایام اگرچہ مدت رسمی کی ہو کذا فی البحر الرائق و ماہر کی بے مدت  
 کے حرت اپنی مرد و عورت کی اور اپنی عورت کو غیر محرم یا غیر زوج کے ساتھ سفر کرنا یا زہم نہیں و معتقدہ الحقیقۃ کا لیاؤن فیما غیر طلاق و معتقدہ  
 عن مقدار قذف و جہاں فی مدۃ السفر لیاؤن الزوجیۃ خلاف المتبانیۃ و طلاق جمیعہ یا نیک یا ناسخ یا احکام سابقہ مذکورہ میں لینے اگر  
 سفر میں طلاق جمعی ہوئی تو اگر وطن تین منزل سے کہ ہو تو قدر دہائے آدمی اور اگر مکان مقصود کمتر ہو تو دو ہر طلی جاری و غیر ذلک مطلقہ یا نہ اور  
 جمیعہ میں فقط یا فرق ہے کہ اگر جنگل میں طلاق جمعی ہوئی ہو اور وطن تک اور مکان مقصود تک سفر کی مدت ہو تو مطلقہ جمیعہ کو منع ہے جو اپنے  
 زوج کی حفاظت سفر کی مدت میں بسبب تاہم رہتو زوجیت کے خلاف مطلقہ یا نہ کہ کہ اس پر مفارقت لازم قرار دینا مسائل فقہیہ طلاق  
 ان یشکک لیس فی الاصل یجبہ و اما تعذر فی مسکن المفارقة فہو زوج نے زہم کی فاقی سے کہ مستند کو جو پڑوس کے تو  
 فاقی اسکو نہ قبول کرے وہیں حرت کو حرت جہاں مفارقت ہوئی قبلت ابن نوح جہاں **فہو الشک** لا یفقد تہتار خانیہ زہم نے  
 ابن زوج کا برہنہ ہو لیا تو قہار ہو گئی اور حرت لازم آئی تو زوج پر حرت کی بے سکونت کا امکان دینا لازم ہو گا و نقد و نیکہ فی الدائم  
 لا یتم معتقدہ نکاح فاسد میں الخ زوجہ عینہ قلت معین البرازہ فخلا فہو لکن فی البدایہ کہ منع الخصم فی ما کہ کہے کہ نکاح  
 و عینہ فہو لا یحق فہو لا یحق فی روک میں معتدہ نکاح فاسد کو باہر نکلتے کہ فی ایجبتہ شایع کہتا ہے کہ رویت برازیہ کی کہے کہ مخالف کہتا  
 لیکن ایع میں سے کہ روک کو جائز ہو منع کرنا مستند نکاح فاسد کا اپنی نطفہ کی حفاظت کیو اسطرحیہ مستند کتابیہ اور مجتہدہ اور ام و لک کہ اسکو حو  
 نے ذکر اور مذکورہ و کما جائز ہو اسطرحیہ حفاظت نطفہ کے تو اس تفصیل کو یاد رکھنا چاہئے شایع نے کلام ہم ایع سے جسے اور نصیر کا مخالف شایع  
 یعنی جسے کی نفی منع مخرج ہر محمول ہے کہ روکنا حق الدین نہیں اور وہ نہ ظہر ہوئی کہ ہر محمول ہے کہ روکنا باعتبار وجوب نہی کے نہیں بلکہ اپنی نطفہ کی  
 حفاظت کیو بے اور نتیجہ حواشیہ نے کہا کہ رویت برازیہ کو مخالف جو یہ یہ سہو کتاب ہی اسطرحیہ کہ رویت منع مخرج ظہر یہ سابق مذکور ہوئی ہے  
**فصل فی ثبوت الشک** یہ فصل جو ثبوت الشک بیان میں یعنی ولکاب زوج کو اس امر میں ثابت ہو کہ اس میں نہیں اسکو ولکاب و لکاب  
 مستثنان بخبر عائشہ رضی اللہ عنہا فی الرضا و عدلہ لا یمتثل الثلثہ اگر وہم یتسلان فادہ مدت حلی کی دو برس میں و دلیل غیر عائشہ رضی  
 عنہا کے جواب الرضا میں مذکور ہو چکی اور تین الامور کے نزدیک یعنی امام مالک اور شافعی اور احمد کے نزدیک اگر مدت حلی دو برس میں و دلیل غیر عائشہ رضی  
 اور سنی میں بطریق ابن مبارک عائشہ رضی اللہ عنہا سے عروسی کہ حلی مذکورہ تین ٹھہرا دو برس سے بقدر گروین نقل تہرل لینے یعنی ویرسایہ  
 چرخ کا گھرنے کے وقت ٹھہرا جو اسقدر بھی دو برس سے زیادہ حلی نہیں ٹھہرا تاہم کہتا ہے کہ ان عشر سے اور چہ نہ میراث جو مدت و نزع نہیں لیکن  
 جو کہ تعیین مدت داخل تھا تا دو مجتہد نہیں تو ابصر و یہ سمجھو کہ گواہی سے اور یہی نے ولید بن سلم سے روایت کی کہ میرے مدت عائشہ رضی  
 کہ امام مالک کے روئے ذکر کیا اور انہوں نے کہا جیسے ان العیدہ بکیر محمد بن جملان کی زوجہ تین بار بارہ برس میں سنی ہر بار کا بار برس میں لیکن یہ  
 تمام نہیں اسطرحیہ حکایت معارض روایت کی نہیں ہو سکتی اور انقطاع حسین اور نبیہ کا ہونا دلیل نہیں ہو سکتا اسطرحیہ کہ امتداد طرہ نکاح  
 ہر تار و عیاری سے یہی ہوئی ہو یا نامی یا نیک کہ مواد اور ریش سے حرکت بھی حلی کی طرح معلوم ہوئی ہے اور مالک حلی نہیں ہر تار و عیاری سے یہی

مذکورہ میں  
 مذکورہ میں  
 مذکورہ میں  
 مذکورہ میں



ہے یعنی سے کتر میں جن کی تو ولادت ثابت النسب ہوگا اسو اسکو کہ عورت کی شرعا تکلیف ہوگی لیکن یہ مکمل مبتدئہ بخود پر مخصوص ہے اور اگر بخود نہ ہوگی اور کتر  
 زمت سے جو کہ مبتدئہ زائد وہ میں جن کی تو ثبوت نسب ہوگا اور اگر وہ مبتدئہ سے کتر میں جنی تو ثبوت نسب ہوگا لانی الزمت شریعہ الاسلام منقذہ عنی اور کتر  
 تصریح ہوگی کہ اگر غیر بخود ولادت نکاح سے ہو تو وہ مبتدئہ میں جنی تو ثبوت نسب ہوگا لانی الزمت شریعہ الاسلام منقذہ عنی اور کتر  
 فی حالة الطلاق و ذکر حق الجبرھ الا انہ المصنوع ابے اور اگر مبتدئہ از کا جنی ہو تو وہ بریں تو نسب ثابت ہوگا یہ روایت ہے قدوری کی اگر کہ  
 کہ اگر نسب ثابت ہو تو لازم آوے کہ قبل طلاق کے تھا اور قبل طلاق سے لازم تھا کہ وہ بریں سے زیادہ مدت میں ولادت ہوئی مالا کہ یہ معلوم  
 ہے اور دراصل تو یہ ہو کہ جو کہ در وصال سے نسب ثابت ہوگا نسب باقیات بہی جو کہ حالت طلاق میں تو قبل زوال زوجیت حمل ثابت ہوا اور یہی مذہب ہے  
 قاضیان کا اور مصنف جو ہر نے یہ تمہید کیا جو کہ کسی قول شک ہے اور قدوری کی روایت میں مستحبہ جو از ان میں کہ اس میں جو کہ اس میں سکھ میں دو  
 روایتیں ہیں اور عدم ثبوت نسب میں متون متفق ہیں چنانچہ کلام صاحب کراہی اور افی اور مدلل بشر لیسہ اور صاحب جمع الجہن اس پر دلالت کرتا ہے خود  
 یہ ملتا روایت مذہب زیادہ و روایت میں کہ فی ما مشیتہ اللہ علیہ لای بدعوی لایہ الذی ما کو وہی شہدۃ عقلی ایضا پوری وصال کی ولادت کے  
 ولہ مبتدئہ ثبوت النسب کا اگر وہ کہ دعوی سے النسب ثابت ہوگا اسو اسکو کہ زوج نے نسب کا بنی اور خود لازم کر لیا اور یہاں شہدۃ کا بھی ہے  
 یہ شایع ہے جواب راجح ہے کہ حق اصرار کا کہ وہی مبتدئہ کی عدت میں فقط مشتبہ الفعل ہے اس سے نسب نہیں ثابت ہوتا تو دعوی زوجہ سے کہ نسب ثابت  
 ہوگا لاجز از ان میں جواب دیا کہ یہاں فقط مشتبہ الفعل میں نہیں کہ اعتراف کے بلکہ شہدۃ العقل بھی ہے تو اب دعوی مثبت نسبی ہوگا اور شہد  
 مشتبہ الفعل اور مشتبہ العقل کی کتاب الحدود میں معلوم ہوگی کہ فی ما مشیتہ اللہ علیہ لای بدعوی لایہ الذی ما کو وہی شہدۃ عقلی ایضا پوری وصال کی ولادت کے  
 لا کثیر ہو تو وصال میں ولہ مبتدئہ ثبوت النسب ہوگا اگر جب کہ مبتدئہ و ولادت کو ایک حمل سے جنی ہو کہ بعد طلاق کے ایک ارکے کو دو برس کتر میں  
 جنی اور دو برس ارکے کو دو برس زیادہ میں جنی مثلاً چار ہوا یا بیس مہینوں میں جنی اور دوسرا ستائیس مہینوں میں جنی اسو اسکو کہ بعد از ولادت طلاق  
 دعوی ثابت النسب کا تو دوسرا بھی لازم دعوی ثابت النسب ہوگا اسو اسکو کہ دو نو ایک ہی نطفہ میں ولادت کا اذا ملکھا کفایت لک ولای بدعوی لایہ الذی ما کو وہی شہدۃ عقلی ایضا پوری وصال کی ولادت کے  
 اشدھ میں ولدت البشر را ول کو کفایت من سنن ابی حنن وقت الطلاق پوری وصال میں ولہ مبتدئہ ثبوت النسب ہوگا اگر جب کہ مبتدئہ و ولادت کا ایک حمل سے جنی  
 ہو کہ بعد از ولادت طلاق کی ہر اسکو تو یہ کہ تو اسکا ولادت ثابت اسب ہوگا مدی اگر وہ خبر ہو کہ وقت سے یہ دعوی سے کتر میں جنی اگر  
 طلاق کے وقت سے دو برس زیادہ میں جنی ہو کہ فی ما مشیتہ اللہ علیہ لای بدعوی لایہ الذی ما کو وہی شہدۃ عقلی ایضا پوری وصال کی ولادت کے  
 یا فی اسباب عدالتی کے کہ فی البدایع میں خیار مہر و عدل قنات اور ابتدا تو یہ اسباب وقت کے احکام سابقہ مفصل میں مذکور ہیں اس کے  
 میں لکن فی اللہ مستعان عن شایع الطلاق ان الذی ما کو کفایت من سنن ابی حنن وقت الطلاق پوری وصال میں ولہ مبتدئہ ثبوت النسب ہوگا اگر جب کہ مبتدئہ و ولادت کا ایک حمل سے جنی  
 دعوی زوجہ کی مشروط ہو وصال سے زیادہ کی ولادت میں جنی ہو تو وصال میں ثبوت نسب لازم دعوی ثابت النسب ہوگا یہاں سے ہند کر لیا جنی کا ہر ایسی ہی روایت  
 ہے جو حق رہا صاحب جو ہر کی مدعی ہے کہ روایت قدوری کی اختیار کیا یہ وقت میں ولادت کو تو فی ما مشیتہ اللہ علیہ لای بدعوی لایہ الذی ما کو وہی شہدۃ عقلی ایضا پوری وصال کی ولادت کے  
 سال کی ولادت مبتدئہ میں دعوی زوجہ سے ثبوت نسب ہوگا اگر جو کہ دعوی کی تصدیق ہو کہ ایک روایت ہے کہ اگر یہی روایت قوی آوے بدلیش کے کہ فی ما مشیتہ اللہ علیہ لای بدعوی لایہ الذی ما کو وہی شہدۃ عقلی ایضا پوری وصال کی ولادت کے  
 نہر لائق میں جنی کہ دعوی زوجہ میں بیان و دروایتیں میں ایک روایت ہے کہ دعوی میں تصدیق عورت کی مشروط ہے اور دوسری روایت ہے کہ یہ شرط نہیں  
 اسے روایت کو کہ دعوی میں صاحب فتح القدیر و وقت نسب اللہ المطلقہ ولی جعلنا المراءۃ فی الدخل لھا ولذا اعلم المراءۃ ان لھا ولذا کفایت  
 لانی روایت جو نسب مہر مطلقہ ولادت کا اگر طلاق دعوی خود بخود غیر مدعویہ ہو کہ بعد طلاق دعوی زوجہ سے کتر میں جنی کتر سے کہ جنی اور اس  
 کتر مثلا سو ہے یا پنج مہینے یا پنج مہینے خلاصہ یہ کہ اگر مہر بعد طلاق کے کہہ جسے سے کتر میں جنی ہو تو اسکا ولادت ثابت النسب ہوگا  
 اس روایت کو کہ کتر میں جنی ہو کہ لانی جو نشانیاں جو کہ فی ما مشیتہ اللہ علیہ لای بدعوی لایہ الذی ما کو وہی شہدۃ عقلی ایضا پوری وصال کی ولادت کے

















































خضع علیہا الفساحی حشمت مع حذرا لئلا تنسب من یأمر بالطلاق مستنزل بل انکر زعمه وفسار خوف بر تو وہ جو کسی کی وجہ سے نہ ہو  
 نزدیک خارج کرے خواہ زہر دے اور سوکھو جو کسی کے سبب تیرے کو ایسا ہو کسی غیر سے بشرطیکہ زمانہ یعنی مردہ تین کنانی ماریتہ الدینی و ماریتہ کی کوئی حشمت  
 اولاً یہ کہ نہ انشغال معدا صلا لا نفقة لی او ان لم یتم ففسا بعد المثلیم نقل میں ہے اور اس دینیہ کا نفقہ زہر پر نہیں جو ماریتہ کے سبب ہے  
 اگر نہیں مینوں کی یعنی ایسی بیماری جو بعد غلج کے ہو مینوں اسکی زہم کے ساتھ خواہ اس کا نفقہ واجب نہیں اگر وہ زوج کے گھر میں آجی یا کسی جگہ پر تو کسی نفقہ  
 واجب ہوگا جب تک کہ نفقہ اگر ان فی البیوت معصیان ہو کر گیا اور اس زہر کا نفقہ زوج پر نہیں جو زہر کوئی کسی کے جس میں ایسا اور بی دوست کے نزدیک نفقہ  
 معصومہ کا لا دہم زہر اور اگر حورت رضامندی سے ماریتہ کے ساتھ بی گئی تو بالطلاق نفقہ ساقط ہو گئی ماریتہ الدینی و حاشیہ و لا نفقہ الا معصوم  
 زوجہ کے نفقہ اوت الا حشمتا جس اور اس زہر کا نفقہ نہیں جو چ کر کے گئی نہ ایجو زہم کے ساتھ اگر وہ حرم کے ساتھ گئی ہو اگر وہ نفقہ جو وہ نفقہ ساقط ہے  
 بسبب نامو یا بے اعتبار کے اور وہ دوست کے نزدیک اگر چہ ضمن ہوا تو زوج نفقہ لازم ہوگی حشمت کے کہ کہ شامیہ کو لا دہم نہ ہو کہ لا نفقہ کے معاصر و زہر  
 کسنا امر ہو کہ زہر جس کے مابین سقراط و دم سقراط نفقہ میں اختلاف ہے اور نقل میں تو بالطلاق نفقہ ساقط ہے و لو معصومہ طفلیہ کہ نفقہ طفلیہ میں  
 خاصۃ لا نفقة للشفرة ولا الکفر ایہ اور اگر زہر زوج کے ساتھ ہو کر نکلو بی تو زہر پر نفقہ ساقط ہے و جب وہ شرف کا اور کہ اس کا سوا کسی  
 کہ انی الدر استغنت المرأۃ من الخیر النکحہ او کان لها عیلة فخلیہ ان یا نہیہا بھا حکم صحیح اور اگر حورت نے  
 بیک پیسے اور روٹی کا پیسے تو بیان غور کا ناپا ہے اگر زہر او دن لوگوں میں سے ہو ایسی کام نہیں کرتے چنانچہ عہدہ خاندان نہیں زادی یا زہر  
 پر جبہ امیر زادی نہیں لیکن اسکو ایسی بیماری ہو کہ پکا کانا چا نہیں سکتی تو زہر پر واجب ہو کہ اسکو کچا کچا یا کسانا طیار دیکھ لگا یا کانی کا کانی  
 خیرم نفسہ کو نفقہ اوت کلی ذلک لایجب علیہ ایہ اور اگر زہر او دن عورتوں میں سے ہو جو باہنہ کام اپنی کرتی ہوں اور وہ سبب عدم مرض کے تدارک اور اگر  
 پیسے اور روٹی کا پیسے پر تو زہر پر کچا طیار کسانا دینا واجب نہیں بلکہ اسکو فاج و عہدہ ایجو دھلو پس کچا لیا کر اس امر ہو کہ ایجو کام عورت پر اعتبار  
 و بات کے وجہ میں اگر وہ فاضی اور سچہ نہیں کر سکتا خیر سنی تھا کہ عورت پر برہنہ لیکن اگر عورت نے باجو قدرت کو نہ کچا یا تو اسکو وال اور سالن  
 نہ ہو کہ انی شی الخفا شرفہ یعنی ہے کہ اگر خرسی کا یہ سبب لگا کچا یا اس سالن نہ ہو کہ دودہ یا گئی نہ ہو کہ روٹی جو بی کسی کے کہ انی ماریتہ الدینی  
 و لا یجوز لھا اخذ الا بجر علی لک ارجو یہ جلیہ حیاتیہ و لو شرفہ لایہ علیہ الصلوات و السلام فتشوا لعمال بیان حل فی ظاہرہ  
 ففعل افعال الخافہ حل علی لخصی استعذہ والذ اخل علی فی لہی رضی اللہ عنہما مع الہما استعذہ لکنسما العالمین اور بازن نہیں زہر  
 اگر حورت نہیں آئی پیسے اور روٹی کا پیسے پر سببے اچب بخوان اعمال کے اوپر باعتبار وائیکے اگر وہ عورت شریف ہو اس امر ہو کہ روٹی حاصلہ الدینیہ  
 و سببے امیر خاکی کو ملی و نفی اور فاطمہ زہرا میں بانے دے تو باہر کے کام جیسے اونٹ کو بیانا اور بازار سے سود اگر لانا یہ علی مرتضیٰ کے زہر پر کرے  
 اور اگر نہ کام جیسے مٹی سبنا اور روٹی کا پانا اور گریں جہاد و دنیا یہ جناب فاطمہ زہرا کے زہر پر کہ وہ مالاکہ و تمام عالم کی عورتوں کی سر و اس میں سیانہ کہ  
 عائشہ صدیقہ اور حفصہ الکبریٰ اور عہدہ اور سارا اور سببے بھی وہ سبب افضل ہے اسکو مل کر یا زہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سببے خلیفہ  
 حسین پر جب اندر کر کے کام سیدہ عالمہ کے زہر پر جو ثواب کوں شریف زادی عذر کہ سکتی ہو لیکن جو کہ بعض علماء زہر نفقہ میں اعلیٰ فاجی اور باطنی  
 میں گفتگو کرتی ہیں کہ من کہ ان کاموں کو سیدہ بنی عاتر عجب کہ تین بنیکو رسالت اور اس میں بھی نالی ہے کہ صحابی عورتیں کار و بار خاکی بنار  
 ضرورت ان فاس یا عارت کے کہ تین بنیابہر حکم شرعی کے لہذا عجب نہ دیا ہے واجب کہانہ قصداً اسکو مل کر یا زہر عورت میں ایسی کاموں کی اونٹ  
 صبیبت ہے لہذا فاضی اور زہر نہیں کر سکتا کہ انی ماریتہ الدینی و جب علیہ الہی وانیہ شرفہ و طہر کو کوئی و مریثہ و کوئی  
 سارا ذوات البیت خصوصاً زینب و نفقہ ہوا نہ نفقہ یہ و نفقہ الیوم کسبنا و امتنا و یا کسبنا الصلوات و مل اس خیر خاکی  
 فی الجورح و الجورح زہر پر جب بین اللات پیسہ کو جیسے ملی اور سل زہر اور بیانیہ اور کچا کچا یا کسانا طیار دیکھ لگا یا کانی کا کانی

صورت میں لکھا ہوا ہے

ان کا سبب اور  
ماریتہ کی وجہ سے













کافقہ اندر موت و ذبح ہوگا جب زوج عقد و اولاد پر متعلق قول اس میں اور قول زوج ہی کا مستبر ہوگا انکار تنگی اور افلاس میں اور اگر دونوں گواہ گذار میں  
 زود ہوگا بزین عقد و زوجیت کا ثابت کی ہو اور زوج کو جو تک افلاس ثابت کیا ہو عورت کو گواہ دینا و تلاقی کے لئے ہرگز کوئی انہی میں ولو کہ اولاد  
 لایقہ نہ صادر ہو و احد فرض علیہ طلاق دینا اولیٰ اولیٰ انکشافا فحقہ اور اگر زوج کے چند ایسے کہ چون تنگ ایک خادم کفایت نہ کرے تو زوج پر مرد خادم  
 زیادہ کا فتنہ ہے مگر اگر کسی کا یا گواہ اتفاق نہ کافی فتح اتنے درجن الشافعی نے فرمایا کہ اگر کثیر اس شخصیت فقہیہ الجہد ذکر الیٰ المصنف  
 قال وفي البحر علی الفایہ فیہ تأخذ فی حال و فی السیاحیہ و فی بعض حکمہ فقہا خادم کا کفایت میں یا اشتراک فرض فقہا خادمین علیہ  
 الفتنیٰ اور اگر بوسہ مروی ہو کہ عورت الدار پر یا ہی گئی زوج کے پاس بہت خادمین کے ساتھ تو سب مرد کی نفقہ کی عورت مستحق ہوگی چنانچہ اس روایت  
 کو کہ اس سے مستثنیٰ اپنی شرح میں پر موصوفت لکھا اور جو ار اثن میں غایۃ البیان سے منقول ہے کہ ہم ہسی روایت کو لیتے ہیں کہ صاحب پرچے ۱۷۰۰  
 میں ہے کہ زوج پر نفقہ ایک خادم کا فرض ہے اور اگر عورت منجہ اشرف ہو تو وہ خادم کا نفقہ نہیں ہوگا اور ہسی قول پر فتویٰ ہو مگر ہسی کہ ظاہر الیٰ  
 میں نفقہ ایک خادم کا نہ ہو بلکہ فتویٰ ابورو سے قول ہے جو اگر عورت کو پاس خادم ملو کہ نہ تو زوج پر لازم نہیں کہ اس کو اسطرح خادم کو رکھے  
 بلکہ بازار سے سو ادھر لے کر دینا زوج پر لازم ہوگا کذا فی عارفۃ الدینی ناظرین السراجیہ و لکن فی بیان صاحبنا یا اندھا الفتنۃ و لا بد لک  
 ایضا لکھا تھا کہ لو کہی میرا اور نہ جدائی کیجاو گی دو فرضیں بسبب عاید ہونے زوج کے نہ تو فی حق کہ نفقہ مستحقین طعام دیار پاس اور سکونت  
 اور نہ جدائی ہوگی اگر زوج غائب ہو سکودم ایضا حق تعدد ہوسو اگر زوجہ الدار ہو یعنی اگر زوج سفر میں ہو اور زوجہ کثیر بیعتا ہو یا جو عقد کے  
 تو ہی فاضل دو فرضیں نہیں رکھتا و سبب کہ الشافعی نے عسائر الزوج و بعض منکر ہا کی نفقہ و لو کہ فی بعضی قولین نفقہ نعم لو اس  
 شافعیہ فقہیہ فی فتن اخلاقیہ کثیر لا یخرج المأموئہ اور باؤر کی جو امام شافعی نے تفریق زوجین کی زوج کے افلاس و بسبب ضرر پر بیوہ عورت  
 زوج کے غائب ہونے سے اور اگر حکم کرے تو فاضل یعنی تفریق زوجین کا بالافلاس غائب ہونے سے زوج کے اور اسکا مکمل نہ ہوگا اس سطل کو اس غلات ذنب حکم کرنا  
 جاری نہیں ہوتا ان اگر حکم کرے تو فاضل یعنی شافعی مذہب کو پر شافعی تفریق حکم کرے تو فاضل ہوگا بشرطیکہ رشوت نہ لی ہو اور اگر دامر کے لئے فی البحر الیٰ  
 اس سطل کو رشوت کا مکمل نہ ہونے پر اور دوسری شرط فاضل کی یہ ہے کہ فاضل یعنی کو اجازت ہر حال کفایت سفلو فی حق حکم کی یعنی اختیار ہر جگہ ہر جگہ  
 حکم کرنا میرا کہ جب دامر کا حکم نہ ہوگا لیکن یہ فاضل حکم بھی قبول سمجھو زوجہ حاضر کے افلاس پر ہوگا نہ زوجہ غائب کے افلاس پر اگرچہ زوجہ بے گواہ گذارے  
 ہوں افلاس زوج غائب پر اس سطل کو افلاس اور عقد و سریم الزوال سے اور سریم الحصول امر شایہ کہ بعد شہادت شہادوں کے سفر میں زوجہ الدار  
 ہو گیا تو فاضل افلاس پر حکم کرنا نہ نہیں ہو سکتا اگرچہ فاضل شافعی الذہب ہے حکم کر دیا ہو سطل کو فاضل الغائب شافعی کے نزدیک ان جائز ہر جگہ شہاد  
 ثابت ہو گیا ہو یا نہ ثابت نہیں ہو سکتا اگر شہاد وقت تضاد میں غائب والدہ کی ہو کذا فی عارفۃ الدینی عارفۃ الدینی و بعد الفرض یا فاضل الغائب  
 یا اس مسئلہ ناظرین فی حلیہ و ان الیٰ الیٰ ہم اما بدین لکھ فریم علیہا و علیہا کہ ان صحت کا باخفا علیہ او تو نہ لیا لکھنا کا لفظ لکھنا  
 ہے جتنے اور بعد فرض کے نفقہ کے زوج متعلق غائب پر حکم کرے تو فاضل عورت کو فرض لینے کا جو اگر مرد و عورت فرض کا زوجہ برمی جس سے فرض کے عورت نہیں  
 کہ میں جیسے بلکہ فاضل یعنی ہوں تو یہ فرض میں سے زوج سے ہر ایک اگرچہ زوج عورت کے فرض لینے سے اس شخص پر اور فاضل کے بدون حکم اگر عورت فرض کی تو  
 فرض دینا والا فرض عورت ہو گیا اور عورت زوج سے ہر ایک بشرطیکہ عورت کے فرض لینے سے تو یہ تصریح کر دی ہو کہ میں زوجہ بر فرض لینے ہوں یا بنو ولین  
 اس کی نیت کی ہو اور اگر زوجہ عورت کی نیت کا لکھ کر دینی ہوں کہ کہ غلط ہو تو فرض لینے سے یہی نیت نہیں کہ تو زوجہ کی یا تو ان سے ہوگا کذا فی البحر فی حق  
 ایذا نہ حل میں جیسے حلیہ نفقہ و نفقہ الصغار و لا الزوج کا چھ و عہد فیسبب اسخ و نحو اذا ائتمنت لانیٰ ہذا من المعروف علیہ و  
 لا اختیار و سبب فیہ اور جبکہ فرض دینا اور جبکہ عورت اور اس کو چھوے تو کن کافقہ و ذبح ہونا اگرچہ ہونا جیسے بہان عورت کا یا چھا اور تیر  
 کیا یا دیگر باجائی اور جو اسکا نہ ہو جب کہ وہ فرض دینے سے انکار کرے ہو سطل کو یہ عورت اور زوجہ جو کذا فی الزلیٰ والاقتیاد و فقہ قریبہ و فیہ زوجہ فرض میں ہم











[illegible]









































[illegible]

































































دو سو کی ملک ہو پر مرنے کا وارث نہ ہو جائیں گے و جو بزرگوار کو حکماً اکلے وہ مرنا استحقاق میں آئے جو میں سے جو اللہ تعالیٰ سے نکلے  
مالہ یوم من مالہ اذا قال فی صحیفہ انت حق ما ذکر کرم مات فی حقہ لایستحق ان یضمہ من کل الذم فقد انقضت ساعی اور مولیٰ کی موت سے اگر یہ بھی  
جی مرت ہو جائے معاذ اللہ مولیٰ مرت ہو کر اور وارثین میں لجاوے آزاد ہو گا مگر بحیات مولیٰ کے جبراً نہیں اس کو ثلث الی سے یعنی اس مال کی تمنا سے  
برال کہ اس کی موت کے دن موجود ہے گویا کہ مولیٰ نے اپنی محنت میں کہا کہ تو حراً ہو رہا ہو و ہ دون بیان کرتے حریت اور تہریر کے تو آزاد ہو گا یا نہیں  
کا نصف اس کو کل مال سے بظرف امتناع کے اور نصف اس کو مولیٰ کے ثلث الی سے آزاد ہو گا بظرف تہریر کے کہ فی مادی القدمی و سنی الحسب یا ان لا یخرج  
من الثلث اور وہ غلام جس کی حریت اور تہریر بہرہم تھی رعایت کے لئے مال اور ثلث الی کے حساب سے تو اگر غلام کا خمس ثلث مال سے نکلے تو ثلث کے جائز نہیں  
رعایت کرے تو اگر اس کا ربع نکلے تو تین ربع میں رعایت کرے و علی ہذا القیاس یہ اور صورت میں جو جبکہ ثلث الی سے نکلے سکے اور اگر ثلث مال میں بشارت  
ہو تو رعایت الی کو حاجت نہیں کہ فی حاشیۃ الدینی و فی ثلثیہ لان حقیقۃ من الثلث اور یہ بحدید اپنی درخت میں رعایت کرے کہ اس کو ہر سو کہ حق میں دیکھا  
ثلث الی سے تہریر ثلث لیرحمتک وغیرہ ولہ و لو نہ لکھ کر بھی ای اللہ بایقان لیرحمک لہ و ارث اکان و احب انہ عشق کلمہ لا یلہ و وصیۃ  
میرا پھر تو ثلث میں رعایت کرے کہ اس کو اس مال سے اس مال اور غلام کے اور کچھ مال مجبوراً اور مولیٰ کا ایسا وارث جو تہریر کر جائز نہیں رکھتا یعنی آزاد نہ کرے  
غلام کا جو تہریر سے صفت جائز نہیں رکھتا تو اگر مولیٰ کا وارث نہ ہو اور ارثاق کل غلام کو جائز کرے تو کل غلام آزاد ہو گا و جو اس کو  
تہریر و وصیت سے اور وصیت بدون اجازت وارث کے ثلث سے زیادہ جاری نہیں ہوتی و لذلک لوقل سبکھا سستی و فقیہ کلمہ لکھ لکھ  
و لو قلنا انہ امر الولد لا شیء علیہ کما یستطیع فی الجہر تو اگرچہ تہریر وصیت سے آزاد اگر دہر پڑے تو یہ قتل کرے تو ثلث الی سے بھی آزاد ہو گا  
بلکہ انہی کی قیمت میں رعایت کرے گویا میرے دروغ کیا مگر یہ قیمت میں رعایت کرنا چاہیے اور اگر اپنے اکرام و ولایت قتل کیا تو وہ آزاد ہو جائیگا ملک کی شہ  
سے اور اس پر کہ رعایت لازم ہوگی چنانچہ بیستہ سو روپے میں مصر جو ہم دہر بیل سیتہ اسو طو آزاد ہو گا کہ ارثاق و حقیقت وصیت بھی اور وصیت  
مقابل کو اسو طو میں نہیں رہتی بکلمات ام ولد کے آزاد کی کہ وہ وصیت نہیں لہذا رعایت اور جب نہیں و سنی کلمہ ای فی کل قیمت یہ  
مجتبے و جو حیثیت کما تشریف فلا یسر لہ یل کو المولے مل ہو گا یعنی اور اگر مولیٰ پر دین ہند ہو کہ بمرکب متروکہ کو بھیجا ہو تو غلام اپنی طبیعت  
میں رعایت کرے یعنی اس صورت میں ثلث بھی آزاد ہو گا اور کل قیمت سے غلام مگر یہ قیمت مراد ہے نہ غلام حاصل کی کہ فی العیبتہ اور غلام مہر زمانہ  
سعادت میں نزدیک امام غلام کے اندر مگر یہ ہے تو اس کی شہادت مقبول نہیں اور کچھ اس کا نقد نہیں اور صاحبین نے قضا کہ جو حدیث  
ہے تو اس کی گواہی مقبول ہے اور اس کا کچھ بھی نافذ ہے و لو نہ قائل الشریکین فلا یخرجہا ان اللعن فان حقین شریک فضاوت سنی  
فہم فی حقہ اختار اور اگر غلام کے دو مالکین میں سے ایک شریک نے غلام کو دہر کیا تو دوسرے شریک کو حق میں سات یا جو طرح کے اختیار حاصل ہیں چنانچہ  
اس کی تفصیل باب حق النقص میں ہے کہ اگر شریک ساکت ہو دہر کرے اسے شریک نے فضاوت دی اور با رجوع علی العیبتہ مگر کہو لا لک یہ تہریر غلام  
اپنی نصف قیمت میں رعایت کرے اور اس کے دو وارثین کے لئے کہ فی النحر و لو لد المذکر و الذکر تدبیراً اصطفاً حدیث اور جو لو نہ دی مہر تہریر مطبق ہے  
تو اس کا لکھا بھی ہو رہے یعنی اس کے ساتھ وہ بھی مولیٰ کے شریک ہے آزاد ہو گا و لا یقتل علی ظاہرہا اور وہ دہر کرے کہ تہریر ہو گیا و لکھا دہر کرے  
میں اپنی مالک یا تابع ہو گا یعنی اس کے ساتھ وہ آزاد ہو گا و ذکر فی البیہ القاسد ان ولدا المذکر کا دیہ فضاوت اور ذکر کیا جو ان سے بیخ فاسد  
کے باب میں کہ غلام مگر اس کا لکھا یا تابع کی مانند جو اس کو تامل اور دہر کرے دیہ تامل کی یہ ہے کہ تہریر میں نہیں کہ فی الجہر اسو طو کہ لکھا اپنی  
مالک یا تابع ہو تا جو نہ باب کا اور یہ اس کے بعض نسخوں میں بھی واقع ہوا کہ مگر کا دہر ہو چکی ہے کہ کیا حدیث اور ہذا حب ہذا کیلے سے یہ جواب ممکن  
ہو سکتا ہے کہ لفظ مگر کا مراد اور حریت و لو کہ مال ہے اور اور دہر سے حریت ہو نہ کہ فی حاشیۃ الدینی و اما نہ یأخذ بالصل لکھ و  
اور دہر کر حاصل کا صحیح ہے کہ ان کو نا صحیح ہے لیکن جن میں اس وقت مگر ہو گا جب مگر کیلے وقت سے قتل دہر حاصل میں تو دہر و لو والد































اور بدون مصلحت کیسے داند اگر من یکساں ہیں ہے و فیہ مکتبہ فی الفیہ قال الرازی اختلف علی من قال بجبروت وحیونک وحیونک  
 راسیک انہ یفر من اعتقاد وجوب الیقین بکفر لولا ان العاقبة یعولونہ ولا یعلمونہ قلت انہ یشک عن ابن مسعود  
 رضی اللہ عنہ لکن اختلف بآلہ کا ذبا احب الی من ان اختلف بغير صحابہ آد بر جوال افر من قسم القدر سے منقول ہو کہ کامل  
 رازی نے کہ من ذرا ہوں اس شخص کے کا فر نہیں جو من کہتا ہے قسم ہے مجھ پر زندگی کی اور قسم ہے میری زندگی کی اور قسم ہے میری عمر  
 کی زندگی کی اور کچھ قسم کہ کر وجہ نہ کہ وجہ جاسے یعنی اس قسم کا پرکار اور نہ تو ضرور سمجھے تو وہ کا فر جو عادی اور اگر عادی کا  
 نہ کہتی ہوتی یا نہ ہو سکتی تھیں کہ سایہ صاف شرک ہے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روای ہے کہ اگر من جوئی قسم کہوں اللہ کی سیر  
 نذر کہ پسندیدہ تر ہے اس سے کہ فر خدا کی قسم کہوں یعنی اللہ کی فقط جوئی قسم میں گناہ ہے اور غیر خدا کی قسم میں اگرچہ بھی جو خوف سے کہنا  
 ولا تقسم بصفة فی شہادۃ اللہ لیس صفا کہ تعالیٰ کی حیثہ و جلہ و رضا کہ و غضبہ و تحفظہ و عذابہ و لعنہ و نشتہ و  
 و دینہ و حد و جہ و صفیہ و سبحان اللہ و خوفہ لک لعدم العتہ اور قسم کجا ہی عاجز کلمات الہی سے اور صفت کی بسک قسم کہنا کا  
 اور من میں جیسے مذکر کی رحمت اور علم اور مکارا اور رضا اور مکارا اور غضب اور تہر اور عذاب اور مکارا اور لغت اور مکارا اور لغت اور مکارا  
 اور صفت اور مکارا اور سبحان اللہ اور ائمہ اسکے یعنی لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہ فی العالمہ عن الشرح ان الفاظ سے قسم جائز نہیں وجوب  
 اور ہر قسم عرش اور سموات اور ارض اور شمس اور قمر اور جبرق رسول اور جبرق ایمان اور جبرق قرآن اور جبرق موم اور صلوة اور سیرم نفس صلوۃ  
 اور موم اور جبرق قسم سے میں نہیں ہوتی کہ فی العالمہ و القسم ایضا بقولہ لعن المعزای بقا وہ و غیر اللہ ای بیان اللہ و عہد لک و  
 و کجہ اللہ و سلطان اللہ و قوی قدرتہ و مہیتا قہ و ذمتہ اور قسم ثابت ہوتی ہے حلف کی اس قول سے لعمریہ یعنی قسم سے بنا اور وہ  
 اللہ کی اور اہم اللہ یعنی قسم خدا کی اور عبد اللہ اور عبد اللہ یعنی ذات خدا اور سلطان اللہ سے میں ہوتی ہے اگر افسر سلطان سے قدرت خدا کی  
 تبت کہ سے اور مہیق اور ذمہ الہی سے قسم ہوتی ہے ہم مراد بقیہ میں ہیں سے اور بقیہ میں اگرچہ بمعنی بقا سے لیکن قسم میں متعلق نہیں کتا  
 فی اللہ الفان و القسم ایضا بقولہ افسیر او اختلف و اعتراف او اختلف بلفظ المضایع و کذا الماضی بالکذا کا قسیدت حلفت و  
 عہدت و الیک و شہدت و ان لم یقبل لک اذ اختلف بشرط اور قسم ہوتی ہے اس قول سے بھی یعنی افسر اور اختلف اور اعتراف اور قسم سے  
 بلفظ مضایع اور سیرم بلفظ ماضی بطریق اولیٰ بنا پر قسم اور اختلف اور اختلف اور اختلف سو اگرچہ بلفظ اللہ کا نہ برے یعنی اگرچہ  
 نہ کہے کہ قسم باللہ اور شہد باللہ تو بھی میں ہے بشرطیکہ سلف کر کو ان الفاظ کو شرط پر یعنی یون کہے کہ قسم لا علی من کذا یعنی قسم کہتا ہوں کہ  
 ستر ایسا کہ دن کا اور اگر بلا شرط یون کہیگا کہ قسم کہتا ہوں یا جو قسم ہے تو میں ہونگی اور یہ جو نہا ہے اور وہاں میں ہے کہ یا تعلیق شرط  
 کہتا رہ لازم ہے شرط سے کہ فی قسم القدر و جی بلفظ النذر قرینہ لہ منہ والا لہ منہ الکفارة و سببہ و  
 اس قول میں کہ علی ذلک یعنی مجھ پر نہ ہے تو اگر لفظ مذہ سے عبادت کا اور کیا یعنی موم یا صلوة یا حج کا تو وہ عبادت کرنا اور سبب لازم ہے  
 اور اگر لفظ مذہ سے عبادت کا اور کیا تو یہ قسم قول میں ہے کہ نہ لازم آوے یا لا حلت بھی اور یہ سبب کہ آگے واضح ہو گا جب یون کہیگا  
 کہ علی ذلک لا فعلن کذا تو یہ میں ہے اور اگر مخلوق علیہ کہ نہ ذکر کیا تو قسم نہ ثابت ہوگی کذا اے اللہ و علی ذلک لا فعلن لہ  
 اللہ اذ اختلف بشرط مجبہ اور یہ ثابت ہوتی ہے اس قول سے کہ مجھ میں اور عبد لازم ہے کہین تلاء کام کر دگا اگرچہ اس کو خدا کی طرف  
 نسبت نہ کی یعنی اگرچہ یون کہے کہ مجھ خدا کا عبد لازم ہے تو بھی میں ہے بشرطیکہ تعلیق یا شرط کرے کہ فی الحقیقہ و القسم ایضا بقولہ  
 ان فعل کذا فیہ فیرد علی و اضرب ان و فاشہد علی انہ انہ فی شہادۃ اللہ کا و کا تو فیکون شہادۃ لہ فی المستقبل اما  
 الماضی حالما یخبرہ فہو من استخلف کذا و لا یصح ان الخلف لہ لیکون شہادۃ علقہ باوض او است ان کان عندہ فی عتقادہ

ملکہ اور قسم اور مکارا  
 عین قسم کما ہوں  
 اور قسم کما ہوں  
 اور قسم کما ہوں  
 اور قسم کما ہوں  
 اور قسم کما ہوں



















[illegible]

























گه اوردان کنی که زحمت نمود گاه مات اسمن خروارین با نمود و اولو بیات حسی مات احدیها خیرت فی استحقاق کذا اکل یمن غلطه و اما  
الموقنة فیعتدوا استحقاقا مات قبل فضیلة فلا حرج وقوله خیرت فبدر آتیه لوانه و کسبی یکتب لعل ان یمنی الله جرح  
الزکاة کا کمر خفت بر اورا کمال محنت علیه پس آید باینکه که دو نفرین سے کوئی مرگیا تو مالش مانو بگا بیو اخیر حرمه بن اسطرح بر سطل قسم  
مین جیلا وقت مبین نہیں کیا آخر خبره مین عانت بوگا اور وقت قسم مین تو آخر وقت اور کما مبر جو چنانچه یون کنا که مثلا تیسرے یا بیج محمد کی زید کے  
پاس جاوگا تو تیسری تاریخ کے اخیر مین عانت بوگا پراگر مرگیا قبل گذرنے وقت مبین کے مثلا تیسری تاریخ سے پہلے مرگیا تو عانت بوگا اور مست  
کایون کنا که اخیر حیات مین عانت بوگا کما سفید بردا که اگر حالت مین سطل مین مرید بوگیا اور دارالخواب مین جا ملا تو عانت بوگا بسبب باطل نہیں  
بالسکه بجز وارثا دسکه چنانچه کتاب الیمن کے اول مین مذکور ہو چکا کہ مین بالمدین سلام شرط ہو ہوگو غدر که وجوہ کی یہ سبب کما مصنف کے کلام  
مین موت سحر حق موت مراد ہو سکی اسو سحر که اندا و سکی موت مراد شام نے مین بالمدین قید ہو شاد که اگر اطلاق کی مین بوگا تو وارثا دس  
باطل ہوگا کذا فی مانیة الطحا و خلف لیا قیة خذ ان استطاع فلی استطاع الا انه المتعاذ فیدع مل فیم المواتیم کما  
اور سطلین و کذا یجنون اولین بیان مین چنانچه قسم کما کل زید کے پاس جاوگا بشرط استطاعت زید استطاعت صحت پر محمول ہے اسو سطل کی  
مستطاعت پر موت یقینی جو برب استطاعت صحت مراد ہوئی تو دفع سوانع پر واقع ہوگا چنانچه ساری یا منکر یا شاد کا اور سطل جیون اور لیان مین  
سوانع مین داخل مین تجویز صاحب بکر ارا فی یمنی جب استطاعت صحت دفع سوانع سے عبارت ہوئی تو اگر کما عالت قسم کہل گیا یا دہ مین مین بوگیا تو سطل  
یہ سبب کما عانت نہ اسو سطل کسان اور جیون بھی برانفع مین برانفع مین کذا فی النعم فطحا کہ کما کہ استطاعت صحت عبارت ہو سلامت جرحم اور  
صحت سبب ہے اور ام جرحم سے اسو حکم مرض اور متن سلطان کما مبر کما بر و ان فو جی القدر المستغنیة المقاررة للفعول فطحا فی دیانہ  
لا یقتضی علی الاکثر فی حق خلاف الظاهر وقد اظهر الزاهد احترازه هذا فی الظاهر فی القیة فی موضوعات مین کذا فی  
التکذیر اورا که حالت مثال مین مین استطاعت قدرت حقیقی جو فعل سے متصل ہوئی جو مراد بوگا تو وارثا دسکی تصدیق ہوئی کہ تصدیق یا دہ او یہ قول  
کے کذا فی فتح القدر اسو سطل کہ استطاعت سو قدرت حقیقی مراد اولی غلات ہو ظاهر عت کذا اورا کسکی تصدیق تصدیق قضا و تنویر اسو سطل کما مین غلات ظاهر  
کون مین اما اور لیتہ زاید ہی نے اپنا اعتراض بیان کتاب مبین مین ظاہر کیا جو جیسے تصدیق ہو سکو دو مقام مین بخل الفاظ کفر کے ظاہر کیا جو اصل سطل کے  
نزدیک افعال عباد بالکل مین شکی قدرت سے واقع ہوتے مین اورا کسکی مخلوق مین اور سطل کا یہ مذہب کہ عبد مرید جو اپنے فعل کا اپنے آئینہ ہے  
شخصی نے کہا قدرت وہ صفت جو جو کون تھا جو ان مین پیدا کرنا سو کتساب فعل کے تعدد کے نزدیک بعد سلامت آلات کما سبب اور قدرت مین ہوئی  
جو متصل فعل کے فتم القدر مین جو کہ قدرت مین فعل سے سابق نہیں ہوئی بلکہ فعل کے ساتھ پیدا ہوئی جو اور فعل مین اسکو کہ تاثر نہیں اسو سطل کہ  
افعال عباد مخلوق مین خدا کی اور زاید ہی نے اپنا اعتراض بیان ظاہر کیا جو کہ حقیقت استطاعت کما سطل فعل کنا باطل ہے اسو سطل کہ یہ مغربی اور  
اصل سطل کے مذہب مین جو اسو سطل کہ اگر ایسا ہی ہو تو فرعون اور امان اور باقی کفار و کفر مین مری مین وہ کا دوسرے زمان پر اور اوکو زمان کہ  
سکنت کرنا تکلیف الاطلاق تھا اور یہاں علیہم السلام کا آنا اور کتب استمانی کا نازل کرنا اورا دوا اور افرامی اور وہد اور عبد او کو حق مین میا کہ جو  
انے کلام مالا کما یہ قول اورا کما غلط ہے اسو سطل کہ تکلیف شرعی قدرت یقینی پر موقوف نہیں تا اورا کما اعتراض اور ہو بلکہ قدرت ظاہری اورا کما سطل کافی  
ہے یعنی سطل مفسر اور ممت سبب چنانچه سطل تفصیل علم کلام اور کتب ہول مین مذکور کہ کذا فی النعم و لائل الاسرار والظلال کما سطلی بغیر ان لا کما  
بأذن و یا کفری اور علی اور صانی شرط لا یزید کل شیء و حق او فرغ و لو نوکی ذات مراد فین تغل غیثہ علی سوا و  
بالاذن کا مبرج نے اپنی ذمہ سکر کہ بخلیو غیر تیسری اذن یا کفری کو اذن سوا یا کفری سکر علم عالم تیسری رضامندی سو تو اس قسم کے نامور کہ  
اسو سطل کہ بخلیو مین زوج کا اذن شرط ہو کر و بجز اصل جائیکے خوف سوا یا کفری کے سبب بخلیو مین اذن ضرورت نہیں اور اگر اس کلام مین زوج کا اذن



امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میں فرمے کہ انہما من متروکہ وروا کر کسی حدیث سے اور کہ حالات میں کہ اس مسئلہ میں جب زور سے شکار سے کائن کا قصد  
 کیا اور زور سے کہا کہ اگر تو کئی تو مجھ کو طلاق چھوڑا اگر زور سے تو کئی بلا وقت تو زور سے مانع ہوگا زور سے طلاق تو جاری کی اور اگر زور سے تو کئی بلکہ اس  
 کا حکم سے گزری پر یہ بھی کئی حدیث نہ ثابت ہوگا میں فرمایا کہ حکم اول حضرت امام اعظم سے بیان کیا اور اگر اطلاق و قسم کی مانتو تو ایک میں مطلق اور  
 اور سری میں مقید اور میں فرمیں کہ قسم کی طلاق میں مطلق تو اور حقیقت میں مقید امام نے اس کا حکم حدیث جابر بن عبد اللہ سے لایا اور کہ کسی حدیث میں  
 حق ان دونوں نے عدم نفرت کی قسم کہا ہی پر یہ بعد کہ نفرت کی اور مانتو نہ ہو کذا فی تبیین اکثر اور بجز اراق میں محیط سے منقول ہو کذا امام اعظم سے  
 کسی عالم نے میں فرمے کہ نام رکھو اور اس کو حکم نکالو میں سبقت میں کی اور نہ اور کو کبھی مجھے اور نہ کی مخالفت کی تو سب علماء اس مسئلہ میں عمال  
 ہیں اور حنفیہ کی بلکہ اور حقیقت کی تقدیر میں علماء میں امام اعظم کی کذا فی المعنی خیر امام شافعی نے ارادہ انصاف فرمایا کہ ان میں چار کی ہی مقید  
 فی الغنیہ وکذا فی تحفہ ان تغذیث فلکذا بعد قول الطلاق یبطل نکاحاً معنی شرط الطیث تغذیہ متعذر ذلک الطعام المذکور الیہ  
 اور یہ طلاق اس قسم میں کہ اگر میں اول روز کا کماؤں تو ہمایہ کیا بلانہ اس کے اس کے بعد کہ امیر سے سدا عدل روز کا کماؤں کہ ہمارے طلاق  
 حنفیہ کے طالع کے ساتھ دوسری طعام کماؤں گے اور یہ طلاق اس طلاق کے جواب احاد و سوا کے متضمن ہوتا ہو کذا اسی طعام مخصوص چھٹ منصرف اس کے  
 سلب بقیت واقع ہو سوا اور جواب میں وانی فتوہ ان تغذیث اللیثم ووضعت فہم کہ حنفیہ بطریق التثاق لہذا فی حلی الجواب  
 بلکہ حلی جہت لہذا اور اگر جواب میں لفظ الیوم یا سبک ملایا یعنی یوں کہا کہ اگر میں اول روز کا کماؤں تا میرے ساتھ کہا تو میں فوراً طلاق آزاد  
 سے کہ مانتو ہر کا مطلق تغذیہ سے خواہ طالع کے گھر میں کماؤں خواہ اسکے ساتھ دوسرے وقت کماؤں ہر صورت مانتو ہر کا جواب پر زور دہا فی  
 سے تو دوسری مسئلہ قرار دیا گیا نہ چھٹ منہ طلاق کے کہ کماؤں کو لازم تھا بجا ہوسے کے عندی کہتا جیسے صاحب کسے کہ ہوا اور یہ طلاق چھٹ منہ  
 کا سوال میں ہر تو جیسے کہ کلام میں لفظ سبک سے زیادتی لازم آئی ورنہ خلاف کیا تشبیہ ان للذاتی الا بقرینۃ القیور وحنہ طلبہ جہا  
 فابتن فقال ان لہ دخل معنی البیت ذلک حلت بعد سکون شہوۃ حیث اور شہادہ کے کہ طلاق میں جو کہ ان شرط دہا کی کے دوسرے  
 مگر بقدر فوراً سب سے کہ دوسرے طلاق ہوا اور از قبیل فرمے کہ یہ مثال ہے کہ زور سے اپنی زور سے کہ جام کی خواہش کی سوا دہا کی کار کیا تو زور سے کہ کہ  
 اگر نہ اخل نہ ہو کی ہر سوا نہ کہ شری میں تو مجھ کو طلاق ہے پر یہ سکون شدت زور دہا داخل ہوئی نہ فرما تو زور سے مانع ہوگا زور سے طلاق ہر کی ورنہ  
 عن الحنفیہ طول النشأۃ لقطع العور وکذا الو حاشیہ فونت الصلوۃ فصلت او اشتغلت بالوضوۃ بالصلوۃ المکتوبۃ او اشتغلت  
 بالصلوۃ المکتوبۃ لایا ہ عذر کثرت وکذا عذر او بجز اراق میں محیط سے منقول ہے ورنہ جہا کہ اپنا زور میں میں قاطع تو فرما نہیں اور یہ طلاق  
 اگر زور سے فوت نماز سے دوسرے نماز پر ہو گیا مشغول ہوئی فون نماز کے وضو میں و فون نماز میں مشغول ہوئی سوا تو وقت قاطع صحت کا نہیں  
 شرعا اور یہ طلاق عذر یا یعنی اگر بعد انکار جام زور سے کہ کہ اندر نہ آئی ہر سوا نہ تو مجھ کو طلاق جو صحت ورنہ جہا کہ اگر ہی اپنا زور سے  
 میں مشغول ہوئی اور ہر اندر داخل ہوئی تو زور سے مانع ہوگا اتنی وقت عندی سے کہ عذر کے العید المأذون والمکاتب لیکن لکھا کہ ف  
 حق الایمان کا بشرطین اذ لیکر دینہ مستتر و قد کوا لا حقیقتی یعنی سوا کی عید اذن فی النہارہ اور مکاتب کی اس کو مال کا  
 نہیں میں کے حق میں گروہ و شرط سے جب کہ اس کا قرض مستغرق نہ ہو اور حاشیہ او سوا کی نیت کی ہو تو وقت میں مانتو ہر کا یعنی اگر قسم  
 کہا ہی کہ مثلاً یہ کی سوا ہی پر سوا ورنہ گروہ کے عید اذن یا مکاتب کی سوا ہی پر سوا ہوا تو مانتو ہوگا اور بشرط عدم اشتراق دین اور نیت کے  
 مانتو ہوگا اور اگر دین مستغرق ہو تو مانتو ہوگا اگر ہوا اس سوا کی نیت کہ یا ہوا اور یہ طلاق عید دین مستغرق کے سب میں سوا کی نیت  
 نہیں امام کے نزدیک کذا فی النہر فصل لا یزکک الیہ علی ترکہ الناس عرقا من قریں وفعلی وحاو لکریط لکریط لکریط وایضا  
 او یقر او فیلا لا یحییٰ سبھا لک بالنیۃ طہر علی طہر وینی حنفیہ بالعبی فی معصرہ و الشاعر ویا لعل فی الہندی للنداء

میں نے یہاں سے لیا ہے

میں نے یہاں سے لیا ہے























پتا مکن سے چنانچہ بریلو یا لایٹا سے توین اور کی اوسین منہ ڈا کر سینے چستہ ہو کی میانک کہ اگر دیا کا پانی اس سے پیر من سے اور مار  
 یے کہ تو مات نہ لاد فی البحر عن الغریب الخ الکلی ثم لا یكون الا بعد الخوض فی الماء ملک فی القیسماعن الکشف الیہ لکن یستطیع ان یرجع الی  
 ین غیر سے منزل ہے کہ کم سمی منین برکات کبہ گشت کے پانی میں لیکن سمی منین میں کشت منقول ہے کہ کم میں پانی کے اندر گستاخو منین  
 کم گفت میں اس سے عبارت ہو کہ ایسے شتر سے پانی لے جائیکے برف سے اور اصل کم مافردین بابت ہو کہ وہ بدون اذغال اپنی اکام کے پانچین  
 سین پتا قابا لبہ کے کہ ان میں میں سسل دراجہ کہ وہ پانی میں منہ ڈا کر مارا ہو کی نہ پنے اگر پانی میں پانی بون ڈالے کو انی انتم اکام میں  
 اکام انتم سے پچھلا ف من مایہ حلالہ فحفت بفر الاکم انیتما بکلمات اس قسم کے کہ وہ پانی میں پچھلا تو مات ہو گا بدون کم کہیں  
 یسے برن سے پتو من و فیما لایاتاق فیہ الکلی ثم کالیہ والحقینہ بالکثرت یا کما عرططنا سوا انک قال علیہ البدر اوصین ما علیہ البدر لیت  
 الحاکم اور سین منہ ڈا کر پانی پتا منین ہر کشتا چن کر ان اور بر مارا تو برن سے پانی پتو من ہر طرم مات ہو گا برابر ہے کہ لایٹ برن لایٹ  
 کہا ہو گا لایٹ برن اور البر ولا یسبب سین ہر جانے حاز کے جب منہ ڈا کر پانی پتا مقصورہ الاماز متین ہو گیا یعنی برن سے پتا حار اہل  
 بکلمات در ادر لایٹ لایٹ کے کہ ان حقیقت حاصل ہے یعنی منہ ڈا کر پتا اور برن حقیقت کے حاز کی کیا حاجت ہے حقیقت ہر حال ہر  
 حکم ہے جسکو ملہر اور گولی بھی ہوتے ہیں اور فارسی میں قسم کہنے میں ملہر کے کہ کاکو ان اور ہم سے مراد یہ ہے کہ لایٹ پانچے سے برن  
 منون والائمنہ ڈا کر پانی پتا مقصور ہر گا ولو تکلف الکلی ثم فیما لایاتاق فیہ ذلک ای الکلی ثم لایبحث فی الاصل لعدام الغیث اور اگر  
 طالت بکلمات منہ ڈا کر اوسین سے پانی پتا سین کم منین حاصل ہوا شلا کزین میں اور کے کہ کم کیا تو مات ہو گا قمل اسمین ایسے ہر ک  
 امکان تعقیر الایز فی المستغنی بشرط انعقاد البیوت ولو بطلای وبقایا اذ لایل من تعقیر الاصل للتعقیر فی حق الحاکم فی  
 الکفار آخر شرح حکم ہر تصور کا زمان مستقبل میں شرط ہے میں کے مقصد ہرے اور اسکے بقا برہمن کی اگر ہر طلاق کی سین ہر  
 ہر ہے کہ اول تصور اصل کا فرد ہے تا میں منہ ڈا کر اصل کے نہ تمام کے فرد میں لین کفار کے حق میں ہر مصلحتا سو تاد ہر ہر  
 اگلا قول مقدم کیا مقصورہ انہاں قسم کہانے سے یہ ہر کہ قسم کو قائم رکھے اور ہر مایہ کچھ اور کفارہ دینا مقصور اصل میں ولسنا میں نمون  
 اور میں نمون کفارہ وحب منین اور کفارہ تو وقت یعنی قسم تو برن سے وجہ ہوتا ہو میر جب چہ میں یعنی قسم کا پورا کر کا محال ہوا وقت  
 ہی محال ہو گا اسو اسلو کہ ترک منین ہر کتا اگر اوسین میں جسکا دمج ہو کے کہ انی الکلی ثم علیہ فی حلفہ لاشترک ملک الا کو بر  
 الیوم ولا ماء فیہ اوکان فیہ ماء ووضعت ولو یفعلہ او یفعلہ فی یومہ قبل الیل اول الی یومہ عن الوقت ولا ماء  
 فیہ لایبحث سوا حاکم وقت الیین ان فیہ ماء تاکی فی الاصل لعدام امکان الی تو اس قسم میں کہ داند اس کو دہا پانی میں ہم  
 مقبر برن گا اور مالاکہ اوسین پانی میں پتا اوسین پانی میں پتا اگر دیا گیا اگر ہر مایہ کے فعل سے اگر ا خود کو دے کہ تو برن سے اگر ا اوسین  
 میں پتا سے پنے ایسین مطلق بلا معنی اوسین وقت کی قید نہ لگائی اور مالاکہ کو دین پانی میں پتا تو مات نہ ہو گا وجہ ہم امکان ہر  
 ہر ایسے کہ قسم کے وقت کو دین پانی میں پتا اسکو ملہر ہو یا غیر قمل اسمین جس صورت میں کہ کو دین پانی میں پتا تو مات نہ ہو گا وجہ ہم امکان ہر  
 ابتدا سے نہ پائی گئی اور پانی اگر مایہ کی صورت میں پتا ہو میں کی شرط حاصل ہوئی وان اطلق وکان فیہ ماء فثبت لوجوب البیوت فی  
 الحلقۃ کا شرط و قد فانت بصیۃ اما الموقۃ فی حق آتو الوقت اور اگر مایہ نے میں کو مطلق کہا یا نہ ذکر ہو یعنی یون قسم کا پانی کو دین  
 اس کو دہا پانی میں پتا اور قسم کے وقت اوسین پانی میں پتا اوسین پتا دیا تو مات نہ ہو گا وجہ ہم امکان ہر ایسین مطلق میں ہر وقت  
 کے قسم کہانے سے اور ہر اکر قسم کا پانی گرانے سے فرت ہو گیا اور میں موت میں تو دمج ہوا تو فرت میں ہر تا ہر لسان پانی گرانے سے قبل  
 اور میں موت میں پتا حاکم منین ہر ا و هذا الاصل فروعہ کثیرہ ان لو شیکو الصبر خدا فانت لکلا لایبحث فی حقیقتہ

































































قسم کبھی کہ خلائے کو نہ بین قتل کر گیا ہوا جسکو کو نہ کے دیہات میں بارادہ وہ کو نہ بین مرگیا تو حالت ہوگا چنانچہ جس قسم میں کہ قتل کر گیا ہو جسکو  
 دن ہوا جسکو زخمی کیا چشمہ کے دن اور مرگیا وہ جس کے دن تو حالت ہوگا اور اسکو بالکل جس میں بے کو نہ کے مارنے میں اور دیہات کے مارنے میں مثلاً  
 ہوگا اسو اسکو کو نہ موت کا سفر سے مثال ثانی میں اور مکان جسے مثال اول میں بارش کے قریب اور غرگنا لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 م قریب تو کو نہ کو سواد اسو اسکو کہ وہ شدت میں جس میں کہ ان فی الحظاوی وہاں کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 میں ہو کہ کو نہ کو سواد اسو اسکو کہ وہ شدت میں جس میں کہ ان فی الحظاوی وہاں کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 سنی میں ہے اور لہذا قسم کے واقع ہوا کہ وہ شدت میں جس میں کہ ان فی الحظاوی وہاں کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 اسکو کہ وہ شدت میں جس میں کہ ان فی الحظاوی وہاں کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 و کہ نہ مار گیا تو حالت ہوگا ان قریب تو کو نہ کو سواد اسو اسکو کہ وہ شدت میں جس میں کہ ان فی الحظاوی وہاں کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 تو اسو اسکو کہ وہ شدت میں جس میں کہ ان فی الحظاوی وہاں کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 قدر وہی قسم کے واقع ہوا کہ وہ شدت میں جس میں کہ ان فی الحظاوی وہاں کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 کہ لافات نہیں کہے ہیں الشکر لعلہ فوفیہ ولو انی لکنت بیسہ وکادونہ فیک فیک فی کیفیتہ دینہ وکادیک لہ لیسوا والی  
 قدیب ولفظ العاجل والشکر لعلہ فوفیہ ولو انی لکنت بیسہ وکادونہ فیک فیک فی کیفیتہ دینہ وکادیک لہ لیسوا والی  
 داخل ہے اور میں سے کہ شدت قریب میں اور اول جو تو ہی نہیں کہ اس قسم میں متبر ہوگی کہ ان جو دن کو لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 یک اور لفظ عاجل کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 کہ مر گیا عاجل یا مر گیا قریب تو کو نہ کو سواد اسو اسکو کہ وہ شدت میں جس میں کہ ان فی الحظاوی وہاں کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 کہ نہ سو حالت ہوگا نہ سو زیادہ مدت میں و ان فی الحظاوی وہاں کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 اور میں سے کہ شدت قریب میں اور اول جو تو ہی نہیں کہ اس قسم میں متبر ہوگی کہ ان جو دن کو لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 اسو اسکو کہ وہ شدت میں جس میں کہ ان فی الحظاوی وہاں کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 شریف دیانہ تصدیق کہ باہر الاقرب میں بطرح کہ نہ کہ ہر شمس کے نہ کہ کیا کہ ان فی الحظاوی وہاں کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 طویل ان کے سبب فذلک والافطس سبب دیوس کہ ان فی الحظاوی وہاں کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 دینا و اس قسم کلام کر گیا اگر حالت نے کہہ نیت کی تو اس سبب متبر ہوگا اور اگر کہ نیت نہیں کی تو ایک ہی ہوگا اور ایک ن پر محمول ہوگا کہ ان فی الحظاوی وہاں کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 اور نہ الفائق میں تراجم سے منقول جو کہ ہنوز محمول ہوگا یاد کر یوم م کی بقیمت اور اگر کہ نیت عبارت ہو مدت زمانہ تو اسو اسکو کہ وہ شدت میں جس میں کہ ان فی الحظاوی وہاں کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 کو طرآن کہتے ہیں وکذا انک لعلہ فوفیہ ولو انی لکنت بیسہ وکادونہ فیک فیک فی کیفیتہ دینہ وکادیک لہ لیسوا والی  
 اور فاعل و غنہ سنی یون کہ نہ کہ انک لعلہ فوفیہ ولو انی لکنت بیسہ وکادونہ فیک فیک فی کیفیتہ دینہ وکادیک لہ لیسوا والی  
 تہرجه ما کذا انک لعلہ فوفیہ ولو انی لکنت بیسہ وکادونہ فیک فیک فی کیفیتہ دینہ وکادیک لہ لیسوا والی  
 لکے دن اپان میں اور اگر کہ اسو اسکو کہ وہ شدت میں جس میں کہ ان فی الحظاوی وہاں کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 سو اگر کہ قبول کرنے ہوں اور نہ بون وہ درہم میں جسکو بیت المال سلطان قبول کرے م ہنوز ہوا اور نہ بون وہ درہم میں جسکو بیت المال سلطان قبول کرے م ہنوز ہوا  
 کہ مونی ہو اور غش یعنی تانا و فرہ زیادہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر  
 سمحرات میں اسکا دینا لیا راہج ہوا لیکن خزانہ سلطانی میں نہیں لیو اسو اسکو کہ وہ شدت میں جس میں کہ ان فی الحظاوی وہاں کہ لہذا قسم کے واقع ہوا کہ ان فی الغیر



میں سوت برکی واسطہ عدم امکان برہین کے ساتھ برہین کہ جو دین کے یعنی بعد میں کہ جو دین کے ادا دین مکمل نہیں اور امکان برہین میں شرط ہو گیا  
میں کی جانچ دیکھتا ہوں یہاں میں کی جانچ مسئلہ کو دین میں مذکور ہو چکا ہم اگر عین موت ہی واسطہ کہ دانستہ آگے دن دین اور اگر کوئی تکرار دیکھ کر  
دین کے حالت ہو گا اور اس طرح میں جو واسطہ کہ فلاں کے دان اور اگر کوئی تکرار دیکھ کر حالت ہو گا اور اس طرح میں جو واسطہ کہ فلاں کے دان اور اگر کوئی تکرار دیکھ کر  
مکمل شدہ اور میں میں شرط ہو گیا اور جس کے حالت نے قسم کہا ہی تھی اور سوت امکان برہین تھا تو میں میں جو شرط ہو گیا اور اس طرح میں جو واسطہ کہ فلاں کے دان اور اگر کوئی تکرار دیکھ کر  
جس میں حالت ادا ہی دین برقرار رہا بسبب یہی برہین کے کہ جس کو کافی واسطہ دین میں شرط نہایت وغیرہ لو حلف لیقضین دینہ عاقلین  
اور حلف لیقضین فلاں کے افعال اور حلف کیا حکم هذا الذی عطف فلاں کے افعال کے واسطہ میں شرط ہو گیا اور اس طرح میں جو واسطہ کہ فلاں کے دان اور اگر کوئی تکرار دیکھ کر  
کہ البتہ امکان دین اور اگر کوئی تکرار دیکھ کر حالت نے قسم کہا ہی کہ مقرر فلاں کے شخص کو کل قتل کر گیا پھر وہ آج کر گیا یا قسم کہا ہی کہ البتہ اس کو قتل کر گیا  
کا پیرا ہو سکا کہ حالت نہ ہو گا کہ اگر فی شرع الاصلی ہو سکا کہ تین سو تو میں امکان برہین کا کل کے دن فوت ہو گیا حلف لیقضین دن  
فان کا معنی یہ ہے کہ ادا و احوالہ لیقضین دن وان فی حلف لیقضین دن کے واسطہ میں شرط ہو گیا اور اس طرح میں جو واسطہ کہ فلاں کے دان اور اگر کوئی تکرار دیکھ کر  
کہ اگر کرنے کا امر کیا یا غیر شخص پر ادا ہی دین کا امر کیا پھر فرمایا نے اور مقررہ کر لیا تو حالت نہ ہو گا اور اگر کسی طرف کسی شخص نے بلا علم حالت  
بطور احسان کے ادا کیا تو حالت نہ ہو گا کہ فی الظہیر اس واسطہ کہ عید اور اگر نہ حالت کیسے منسوب نہیں ہو سکا وہی حلف کیا یا قاضی عین  
حلف لیقضین صفتہ لیقضین دن اور حلف لیقضین دن کے واسطہ میں شرط ہو گیا اور اس طرح میں جو واسطہ کہ فلاں کے دان اور اگر کوئی تکرار دیکھ کر  
اور ظہیر میں جو قسم کہا ہی کہ اپنی فرسدا کو پھر لایا گیا ہانک کہ اپنا فرض پاویں ہر حالت میں اسی کا نہیں کہ فرسدا کو دیکھتا ہوں اور اگر  
احفالت کے نہ ہو تو وہ اسکا جہزہ ہر الا نہیں یعنی حالت نہیں اور اگر فرسدا ہو گیا یا غافل ہو گیا یا کسی آدمی نے اسکو باقوں میں لایا یا اسکو کسی  
اسکو ساتھ رہے ہو سو رو کا یہاں تک کہ فرسدا ہر حال گیا تو حالت نہ ہو گا ہم تم انکار اور ہر الدن میں زیادہ محفوظ ہو گیا اور غلط ہو گیا  
کیا لو حلف لیقضین دن کے واسطہ میں شرط ہو گیا اور اس طرح میں جو واسطہ کہ فلاں کے دان اور اگر کوئی تکرار دیکھ کر  
دیں میں جو قسم کہا ہی کہ اگر فرسدا کو پھر لایا گیا ہانک کہ اپنا فرض پاویں ہر حالت میں اسی کا نہیں کہ فرسدا کو دیکھتا ہوں اور اگر  
المراد اس کے کیا کہ جب رات اور دن دم دین ہو گا تو حالت نہ ہو گا کہ فی الشرع الاصلی ہو سکا کہ تین سو تو میں امکان برہین کا کل کے دن فوت ہو گیا حلف لیقضین دن  
یعنی البتہ تھا اور جو کہ یہی قسم میں تھا اور مرافق انکار کے بعد اسکا کہ عید اور اگر نہ حالت کیسے منسوب نہیں ہو سکا وہی حلف کیا یا قاضی عین  
فقصص لیقضین صفتہ لیقضین دن اور حلف لیقضین دن کے واسطہ میں شرط ہو گیا اور اس طرح میں جو واسطہ کہ فلاں کے دان اور اگر کوئی تکرار دیکھ کر  
سے ایک ایک دم نہ بقیہ کہ اگر پھر فرسدا کو پھر لایا گیا ہانک کہ اپنا فرض پاویں ہر حالت میں اسی کا نہیں کہ فرسدا کو دیکھتا ہوں اور اگر  
کو میں ایک ایک دم لایا تو البتہ حالت نہ ہو گا کہ فی الشرع الاصلی ہو سکا کہ تین سو تو میں امکان برہین کا کل کے دن فوت ہو گیا حلف لیقضین دن  
ضروری کان قصہ کہ بونہ کان لایقضین صفتہ لیقضین دن اور حلف لیقضین دن کے واسطہ میں شرط ہو گیا اور اس طرح میں جو واسطہ کہ فلاں کے دان اور اگر کوئی تکرار دیکھ کر  
جانچو ہر فرسدا کو پھر لایا گیا ہانک کہ اپنا فرض پاویں ہر حالت میں اسی کا نہیں کہ فرسدا کو دیکھتا ہوں اور اگر  
سب دن کا مستند ہو کہ نہ تو مستند فرسدا ضروری جتنی ہوتی ہے عرف میں کذا فی الطحاوی عن الاصلی لایا حذالہ علی فلاں کے افعال اور حلف  
حسب عاقلین صفتہ لیقضین صفتہ لیقضین دن اور حلف لیقضین دن کے واسطہ میں شرط ہو گیا اور اس طرح میں جو واسطہ کہ فلاں کے دان اور اگر کوئی تکرار دیکھ کر  
سب ال جہزہ میں جو قسم کہا ہی کہ اگر فرسدا کو پھر لایا گیا ہانک کہ اپنا فرض پاویں ہر حالت میں اسی کا نہیں کہ فرسدا کو دیکھتا ہوں اور اگر  
الظہیر اس واسطہ کہ اگر فرسدا کو پھر لایا گیا ہانک کہ اپنا فرض پاویں ہر حالت میں اسی کا نہیں کہ فرسدا کو دیکھتا ہوں اور اگر  
قسم کہا ہی کہ اپنا دین ایک ایک دم نہ بقیہ کہ اگر پھر فرسدا کو پھر لایا گیا ہانک کہ اپنا فرض پاویں ہر حالت میں اسی کا نہیں کہ فرسدا کو دیکھتا ہوں اور اگر























































پر ظاہر ہو گا کہ وہ علامہ میں تو بھی نہیں تھا۔ ان کے لئے ایسی فرما دی کہ جو تاحی کے وہ بدو شاہ دیکھ اہلیت شہادت بیان کر دی اور لاٹھوں  
 سے دھک لائے اور نہایت شہرہ اور شاہ دھن پر بد وقت غریب جا رہی ہو سیکے۔ قد میں ولایت جاری نہیں کہ اسے البحر میں شاہ وقت و جہان  
 کے دشمن کو ابد بد جہم کے وہ مر چکا اور جو کہ قد میں اب نہیں نورث اور کوکب طالع نہیں کر سکے گا تو عقل میں بھی کچھ نہ لگا لگا کر کہتے  
 غلط و گالہ لگاتے اہل الشہادۃ فان الشان انما یکتب الایۃ استعسنا ان الشیخہ بفتح اللہ و امین فرما دیت کا قصان و جو جسو قائل شہان وینا مو  
 کو قتل کر دیا اور کوکب مر گیا حکم دیا تھا قاضی کی طرف سے بعد قتل کے پھر حکم ظاہر ہو گا کہ شاہ اہل شہادۃ کے نہیں تو ثابتہ قائل دیت کا قصان کیا  
 بنا پر احسان کے موت قتل کے شہر کے سبب سے بیٹے کا قاضی کا مجھ و تم ہوا تو شہرہ پیدا ہوا البتہ قاضی پر بد وقت لازم آئی نہ قصان میں  
 قصان اس دین کا تیس سال میں وجہ گناہی فی السہ فلو قتله قبل الاموال و قبل الذلکۃ فاشترت صاۃ کا قصص فیقول القویۃ فقتلہ و فیضا کما  
 کہہ رہے تھے حبیبیہ الاولیۃ الاستیعاب لعلی فی الزلیح ص الی ذی فی سرکار قاضی نے قتل کیا قبل حکم دینے قاضی کا بید حکم دینے پھر  
 ترک شہرہ کے قضا میں یا دوقاضی سے خارجہ قصاص لیا جانا یا اس قاضی کے متول جو جسو کو قتل کا حکم ہو گیا بنا پر قصاص کے خواہ شاہ و  
 کاظم ہوا ظاہر ہو گیا پھر اسو اسو کہ استیفاء قصاص کا حق ہو احوال وارث کے ہو کہ ان فی شرح الزلیح میں کتاب الردۃ و ان محضر و لیس فی کتاب الشہادۃ  
 قویۃ و اعبیۃ انما فیہ فی لیس الدالی کا مقتضی ہے اصرار کا مام قتل جملہ اللب اور اگر کوئی شہکار ہو حال اگر شہور و ناکی تبدیل نہیں تھی بھی  
 کہ وہ غلام غلو تودیت مردم کی بیت المال میں پس وجیب بکا دہی رہیم کے امام کے حکم سے قتل ہو گیا امام کی بیعت متول ہوا فعل المام کی بیعت ہو  
 کے بیت المال میں رہتی ہو رہا ہو کہ امام نائب ہو سکے اور ان قال الشہادۃ فی قولہ لا یحکم فی قتلہ الا بالحق فیقول الشہادۃ و الا ادا  
 قالوا انما لہ الشہادۃ و الا انما لہ الشہادۃ فی قولہ لا یحکم فی قتلہ الا بالحق فیقول الشہادۃ و الا ادا  
 ہر نہ تھو کہ گواہ ہونے کی ہر کوئی کہ جس کے گواہوں نے کہا کہ جنہ قصدا زکو دیکھا تو گواہی اور کی متول ہو گی بیعت  
 شہرہ کے اس بیت میں کہ ان فی العلم ہم عمل شہادت کی ہر کوئی کہ جس کے گواہوں نے کہا کہ جنہ قصدا زکو دیکھا تو گواہی اور کی متول ہو گی بیعت  
 دہی متول شہادت اور دہی الیہ شہادۃ کا حق ہے کہ ان فی السہ و انما لہ الشہادۃ و الا ادا  
 بتی لانی ظہر شہادۃ اگر زانی نے اپنے حسن پر کیا انکار کیا پھر ایک راہ و دہی متول نے اس کی قصان پر گواہی دہی الیہ شہادۃ کا حق ہے کہ ان فی السہ و انما لہ الشہادۃ و الا ادا  
 قتل نہ کرے کہ ان فی السہ و انما لہ الشہادۃ و الا ادا  
 بیعتہ فاحکم و اما اگر شہادت غلو تودیت مردم کی بیت المال میں پس وجیب بکا دہی رہیم کے امام کے حکم سے قتل ہو گیا امام کی بیعت متول ہوا فعل المام کی بیعت ہو  
 کے سبب سے نہ عہد نبی عہد حسن ہو کر ہو کہ ثابت ہو چکا ہو کہ اگر قاضی عہد قصاص و عہد نبی قرار اپنی ذات پر عہد نبی قرار اپنی ذات پر عہد نبی قرار اپنی ذات پر عہد نبی قرار  
 الطلاق کہتے نظر لیا و قال کانت مسلمۃ فزعمت انہا کانت مسلمۃ و انما لہ الشہادۃ و الا ادا  
 الزانیۃ فی قولہ لا یحکم فی قتلہ الا بالحق فیقول الشہادۃ و الا ادا  
 ہر گا اور قیصر میں کہ شہادۃ کا حق ہے کہ ان فی السہ و انما لہ الشہادۃ و الا ادا  
 عاہت نہ ہوا اس عہد نبی عہد حسن ہو کر ہو کہ ثابت ہو چکا ہو کہ اگر قاضی عہد قصاص و عہد نبی قرار اپنی ذات پر عہد نبی قرار اپنی ذات پر عہد نبی قرار اپنی ذات پر عہد نبی قرار  
 اور کیا ہو گی جو اس کی عہد نبی عہد حسن ہو کر ہو کہ ثابت ہو چکا ہو کہ اگر قاضی عہد قصاص و عہد نبی قرار اپنی ذات پر عہد نبی قرار اپنی ذات پر عہد نبی قرار اپنی ذات پر عہد نبی قرار  
 غیرہ لہذا اشارہ ہونے کا کہ ان فی السہ و انما لہ الشہادۃ و الا ادا  
 دھا لکون فی قصۃ لکن الشہادۃ فی قولہ لا یحکم فی قتلہ الا بالحق فیقول الشہادۃ و الا ادا  
 مو حسن نہیں اور ہر کوئی کہ جس کے گواہوں نے کہا کہ جنہ قصدا زکو دیکھا تو گواہی اور کی متول ہو گی بیعت













[illegible]

ایں دور میں کہ  
گرفتار ہو کر  
کافی نہیں ہو کر  
تو قید کی کہ  
اور نہ اس  
میں حق و باطل  
نفس و عواطف  
کے فتنے

موق









[illegible]

[illegible]

باب المتعذر

[illegible]



مجلس علمیه در تبریز

















[illegible]











[illegible]























































[illegible]











































































شانهه متغایر اسنق المارکاس الفتم المذکورین انتم تبارک بکون لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا  
 انک لکن فاما سکننا کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا  
 سکونتین این سید هم که اندر سید برینا در جواز سکونت علی خاصین و نول سید برینا در جواز سکونت علی خاصین و نول سید برینا در جواز سکونت علی خاصین  
 اکر و کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا  
 بین بعد نقل کرتے امام شافعی سے اس قول کو کہ زمینوں کو اپنے گھر کے لیے یا اہل ہوم کے شہر و دیہات اور دکان سے بکھانے کا اور خارجی شہر کے رہنوں کو ملک کا یا دیہات  
 کا اور کسی راستے ایک محلہ خاص میں زمین سے قمر کا پھٹنے نقل کر کے تصرف کی گئی کہ مراد یعنی میں سکونت امصار سے ہے کہ اگر کوئی اس طرح زمین ایک محلہ خاص  
 پر زمین پر سکونت کریں اور مال کا کرنا اس سے دکان جماعت بشوک اور حرات پر جماعت مسکن کے امتداد پر سکونت این قول کی تفسیریں اور مال کا کرنا اس سے  
 اور ذیل میں سوسطہ میں زمین سکونے کا وہی اسلوب ہے و مسکو اور کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا  
 خاص میں زمین سکونے اور قوت میں زمین سکونے نے مذکور کیا یا اگر کسی سکونت سے تبدیل جماعت مسکن اور زمین سکونے کے صاحب و زمین سکونے  
 کی جو زمین کو باقی رہے اور صاحب ہائے بر سکونت علی خاص کے جواز کو نہ کہا جو قریب محل سے کہ جب اور قوت اور شوک نہیں زمین سکونے کے قول  
 مخالف ہیں اور شافعی کہ انی المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین  
 ایضاً و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین  
 اور زمینوں کا بعد قوت باقی ماند اگر غالب زمینوں کے ایک مثال پر لڑائی کے و پہلو اور الحرب میں مگر خوف سے فتح القدر میں امتداد و کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا  
 حرکت و آپا کر کے زمین کا ماسوہ ہونا سے پہلے کہ اگر زمین دار الحرب میں بیجا جماعت مسکن ہو کر آباد ہوں و مصلح ہو کر لڑائی حرب اور اس کے و زمین سکونے  
 اور ان کا بعد قوت باقی ماند اگر غالب زمینوں کے ایک مثال پر لڑائی کے و پہلو اور الحرب میں مگر خوف سے فتح القدر میں امتداد و کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا  
 سے و پہلو و مال کی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا  
 مخرج المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین  
 علی مخرج المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین  
 اگر تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا  
 بغیر انک الامکان لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا  
 کے کہ و تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا  
 قال و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین و یفتقن علیہم بالقبول علی مخرج المذکورین  
 کہ زمین سکونے اور زمین سکونے و اوقات سے فوجی کا قتل کرنا باجائز و خارجی شہر سے قتل کیا کہ اگر زمین سکونے و اوقات سے فوجی کا قتل کرنا باجائز و خارجی شہر سے قتل کیا  
 اکر کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا  
 الصخران اور بعد قوت باقی ماند اگر غالب زمینوں کے ایک مثال پر لڑائی کے و پہلو اور الحرب میں مگر خوف سے فتح القدر میں امتداد و کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا  
 اور تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا  
 کہ اگر اس کی اور زمین سکونے و اوقات سے فوجی کا قتل کرنا باجائز و خارجی شہر سے قتل کیا کہ اگر زمین سکونے و اوقات سے فوجی کا قتل کرنا باجائز و خارجی شہر سے قتل کیا  
 فوجی سکونے و اوقات سے فوجی کا قتل کرنا باجائز و خارجی شہر سے قتل کیا کہ اگر زمین سکونے و اوقات سے فوجی کا قتل کرنا باجائز و خارجی شہر سے قتل کیا  
 اور بعد قوت باقی ماند اگر غالب زمینوں کے ایک مثال پر لڑائی کے و پہلو اور الحرب میں مگر خوف سے فتح القدر میں امتداد و کما تبارک فیک کونکوا و لحد فی المهر علی کما تبارک فیک کونکوا

































[illegible]







[illegible]



[illegible]







[illegible]

























































































[illegible]



























































[illegible]





















١٠٠  
 ١٠١  
 ١٠٢  
 ١٠٣  
 ١٠٤  
 ١٠٥  
 ١٠٦  
 ١٠٧  
 ١٠٨  
 ١٠٩  
 ١١٠  
 ١١١  
 ١١٢  
 ١١٣  
 ١١٤  
 ١١٥  
 ١١٦  
 ١١٧  
 ١١٨  
 ١١٩  
 ١٢٠  
 ١٢١  
 ١٢٢  
 ١٢٣  
 ١٢٤  
 ١٢٥  
 ١٢٦  
 ١٢٧  
 ١٢٨  
 ١٢٩  
 ١٣٠  
 ١٣١  
 ١٣٢  
 ١٣٣  
 ١٣٤  
 ١٣٥  
 ١٣٦  
 ١٣٧  
 ١٣٨  
 ١٣٩  
 ١٤٠  
 ١٤١  
 ١٤٢  
 ١٤٣  
 ١٤٤  
 ١٤٥  
 ١٤٦  
 ١٤٧  
 ١٤٨  
 ١٤٩  
 ١٥٠  
 ١٥١  
 ١٥٢  
 ١٥٣  
 ١٥٤  
 ١٥٥  
 ١٥٦  
 ١٥٧  
 ١٥٨  
 ١٥٩  
 ١٦٠  
 ١٦١  
 ١٦٢  
 ١٦٣  
 ١٦٤  
 ١٦٥  
 ١٦٦  
 ١٦٧  
 ١٦٨  
 ١٦٩  
 ١٧٠  
 ١٧١  
 ١٧٢  
 ١٧٣  
 ١٧٤  
 ١٧٥  
 ١٧٦  
 ١٧٧  
 ١٧٨  
 ١٧٩  
 ١٨٠  
 ١٨١  
 ١٨٢  
 ١٨٣  
 ١٨٤  
 ١٨٥  
 ١٨٦  
 ١٨٧  
 ١٨٨  
 ١٨٩  
 ١٩٠  
 ١٩١  
 ١٩٢  
 ١٩٣  
 ١٩٤  
 ١٩٥  
 ١٩٦  
 ١٩٧  
 ١٩٨  
 ١٩٩  
 ٢٠٠

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱